اخلاق و آداب

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: اخلاص و تقویٰ کا مفہوم و اہمیت بیان کرتے ہوئے سیرت طیبہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اس کی مثالیں پیش کیجیے۔

جواب:

اخلاص و تقویٰ کا مفہوم و اہمیت

اخلاص کا معنی و مفہوم:

اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ: 5)

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری: 1)

تقویٰ کا معنی و مفہوم:

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت ازروئے قرآن:

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو خطاب کر کے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔ (سورۃ الحجرات: 13)

تقویٰ کا اصل مقام:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے، اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاصِ نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

اخلاص و تقویٰ اور اسوۂ حسنہ

سیرت طیبہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا خلاصہ:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرتے تھے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سرداری کی پیشکش:

www.ilmkidunya.com

اہل مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور اور سرداری کی پیش کش بھی کی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے تقویٰ کا عالم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالانکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ معصوم عن الخطا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے توکل کا واقعہ:

ایک غزوے کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن ادھر آنکلا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کر لیا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو جگایا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کہا کہ اب تمھیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں تھی، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمھیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

اخلاص و تقویٰ کے فائدے:

اخلاص و تقویٰ کے درج ذیل فائدے ہیں:

- اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے۔
- ان کی لذت میں بھی اضافہ ہو گا۔
- جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات:

اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے۔
- اُس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔
- جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

- وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو گا۔

حاصلِ کلام:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اخلاص و تقویٰ کا پیکر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ ان صفات کا مظہر تھا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اخلاص و تقویٰ کی خوبیاں پیدا کریں۔ ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کریں۔

مختصر سوالات

سوال 1: اِخلاص کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: **اخلاص کا مفہوم**

اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

سوال 2: تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **تقویٰ کا مفہوم**

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

سوال 3: اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

اخلاص و تقویٰ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ:5)

سوال 4: اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حدیثِ مبارکہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اخلاص و تقویٰ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح بخاری:1)

سوال 5: رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اِخلاص و تقویٰ کی ایک مثال ذکر کریں۔

جواب: **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اخلاص و تقویٰ کی مثال**

اہل مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور سرداری کی پیشکش بھی کی لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہل مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

سوال 6: اخلاص و تقویٰ کے فائدے بتائیں۔

جواب: **اخلاص و تقویٰ کے فائدے**

اخلاص و تقویٰ کے درج ذیل فائدے ہیں:

- اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اعمال قبول بھی ہوں گے

www.ilmkidunya.com

- ان کی لذت میں بھی اضافہ ہو گا۔
- جب انسان نیکی کا عمل اخلاص کے ساتھ اور تقویٰ کی صفت اختیار کر کے کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

سوال 7: اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات بتائیں۔

جواب: **اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے نقصانات**

اخلاص و تقویٰ اختیار نہ کرنے کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے۔
- اُس کی لذت ختم ہو جاتی ہے۔
- جو لوگوں کو دکھانے کے لیے نیکی کرتا ہے تو ایک دن لوگوں کے سامنے بھی اس کی حقیقت آشکار ہو جائے گی۔
- وہ آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو گا۔

سوال 8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام کسے قرار دیا ہے؟

جواب: **تقویٰ کا اصل مقام**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اخلاص نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

سوال 9: قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب: **عزت و شرافت کا معیار**

قرآن مجید میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ ط

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔ (سورۃ الحجرات: 13)

سوال 10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ کیا ہے؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کا خلاصہ**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ ہمیں اخلاص و تقویٰ کا درس دیتی ہے۔ گویا اخلاص و تقویٰ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور تقویٰ پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرتے تھے۔

سوال 11: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری اور استغفار کی مثال دیں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بعض اوقات اتنی عبادت کرتے تھے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد استغفار فرماتے تھے اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا فرماتے تھے، حالانکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ معصوم عن الخطا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مغفرت کا اعلان فرما رکھا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا یہ استغفار فرمانا دراصل اپنی امت کی تعلیم کے لیے تھا۔

www.ilmkidunya.com

سوال12: آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اللہ پر توکل کا واقعہ بیان کریں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اللہ تعالیٰ پر توکل

ایک غزوے کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک جگہ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دشمن ادھر آنکلا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے تلوار پر قبضہ کرلیا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جگایا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ اب تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے بچانے والا اللہ ہے۔ یہ جواب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دیا کہ دشمن پر لرزہ طاری ہوگیا۔ اس حالت میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، اب تلوار نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں تھی، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ تمھیں اب کون بچا سکتا ہے؟ اس شخص کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے معاف کر دیا۔ اس شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ سلوک کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے:
(A) زیادہ دولت والا (B) زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا (C) زیادہ حسن والا (D) زیادہ شہرت والا

2۔ تمام اعمال کا دارومدار ہے:
(A) علم پر (B) نیت پر (C) صحت پر (D) جوانی پر

3۔ اخلاص کا معنیٰ ہے:
(A) علم پر (B) نیت پر (C) صحت پر (D) جوانی

4۔ اِخلاص لازمی نتیجہ ہے:
(A) بزرگی کا (B) تقویٰ کا (C) کثرتِ عبادت کا (D) علم ودانش کا

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا:
(A) سوچ کو (B) دماغ کو (C) زبان کو (D) دل کو

6۔ ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے:
(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) سچائی (D) دیانت داری

7۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط ہے:
(A) تقویٰ (B) اخلاص (C) سچائی (D) دیانت داری

8۔ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوسکتا:
(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) نیت (D) دیانت داری

9۔ تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے:
(A) ڈرنا/پرہیزگاری (B) نیت (C) اخلاص (D) دیانت داری

10۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے:
(A) جو اللہ کے ڈر سے پیدا ہو (B) جو اللہ کی محبت سے پیدا ہو
(C) جو نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ڈر سے پیدا ہو
(D) جو نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سے پیدا ہو

11۔ قرآن مجید میں عزت وشرافت کا معیار قرار دیا گیا ہے:
(A) اخلاص (B) تقویٰ (C) سچائی (D) دیانت داری

www.ilmkidunya.com

12- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کا نچوڑ اور خلاصہ ہے:
(A) ایثار و ہمدردی　(B) محبت و شفقت　(C) اخلاص و تقویٰ　(D) دیانت داری

13- اہل مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو پیشکش کی:
(A) سرداری کی　(B) جاہ و جلال کی　(C) عہدہ منصب کی　(D) حاکم کی

14- اہل مکہ نے کس کو کہا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں:
(A) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　(B) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(C) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو　(D) حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

15- حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟
(A) بھائی　(B) دوست　(C) چچا　(D) کزن

16- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد فرماتے تھے:
(A) دُعا　(B) استغفار　(C) توبہ　(D) کلمہ

17- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے لیے اعلان فرما رکھا ہے:
(A) مغفرت کا　(B) تقویٰ کا　(C) سچائی کا　(D) دیانت داری کا

18- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تھے:
(A) معصوم عن الخطاء　(B) صادق　(C) امین　(D) دیانت دار

19- اخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے قبول ہوں گے:
(A) مال و دولت　(B) اعمال　(C) علم　(D) صدقات

20- نیکی کی لذت ختم ہو جاتی ہے:
(A) اخلاص　(B) تقویٰ　(C) سچائی　(D) دکھاوا کرنے سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	C	B	A	D	B	A	B	B
20	19	18	17	16	15	14	13	12	11
D	B	A	A	B	C	D	A	C	B

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے:
(A) زیادہ دولت والا　(B) زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا
(C) زیادہ حسن والا　(D) زیادہ شہرت والا

2۔ **تمام اعمال کا دارومدار ہے:**
(A) علم پر　(B) نیت پر　(C) صحت پر　(D) جوانی پر

3۔ **اخلاص کا معنیٰ ہے:**
(A) علم پر　(B) نیت پر　(C) صحت پر　(D) جوانی

4۔ **اِخلاص لازمی نتیجہ ہے:**
(A) بزرگی کا　(B) تقویٰ کا　(C) کثرتِ عبادت کا　(D) علم و دانش کا

5۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ ک اصل مقام قرار دیا:**
(A) سوچ کو　(B) دماغ کو　(C) زبان کو　(D) دل کو

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
B	B	A	B	D

(ii) **مختصر جواب دیجیے:**

1۔ **اِخلاص کا مفہوم بیان کریں۔**

جواب: **اخلاص کا مفہوم**

اخلاص کا معنی ہے: خالص بنانا، صاف کرنا۔ اخلاص سے مراد ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط اخلاص یعنی اس نیکی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ نیت کی درستی اتنی اہم چیز ہے کہ اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم جو بھی کریں اسی کی رضا کے لیے کریں۔

2۔ **تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: **تقویٰ کا مفہوم**

تقویٰ کا لفظی معنیٰ ہے: ڈرنا، پرہیز گاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

3۔ **اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

اخلاص و تقویٰ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: اور انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سو ہو کر۔ (سورۃ البینۃ: 5)

4۔ **اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: **حدیثِ مبارکہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اخلاص و تقویٰ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

(صحیح بخاری: 1)
ترجمہ: تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

5۔ **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اِخلاص و تقویٰ کی ایک مثال ذکر کریں۔**

جواب: **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاص و تقویٰ کی مثال**

www.ilmkidunya.com

اہلِ مکہ نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مال و دولت اور سرداری کی پیشکش بھی کی۔ لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ان تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہلِ مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں بات کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا:

"اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، پھر بھی میں اپنا کام جاری رکھوں گا۔"

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ اِخلاص و تقویٰ کا مفہوم و اہمیت بیان کرتے ہوئے سیرتِ طیبہ سے اس کی مثالیں پیش کیجیے۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: اس سبق میں آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاص و تقویٰ کے مختلف واقعات پڑھے ہیں، اسلامی کتابوں کے مطالعہ کے ذریعے سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اہلِ بیتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور دوسرے مشاہیر کے اخلاص و تقویٰ کے واقعات یاد کیجیے اور اپنے ہم جماعتوں کو سنائیے۔

جواب:

اخلاص و تقویٰ کے واقعات

ایک دفعہ آنحضرت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا سے بے رغبتی کے اظہار کے طور پر عمر بھر شادی نہ کرنے، ساری ساری رات عبادت کرنے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کا عہد کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں فرمایا دیکھو مَیں نے شادیاں بھی کی ہیں، رات کو سوتا بھی ہوں، عبادت بھی کرتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور اس میں ناغہ بھی کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو اللہ کے رسول ہیں (یعنی ہم کمزوروں کو زیادہ نیکیوں کی ضرورت ہے)۔ تب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑے جلال سے فرمایا کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا اور اللہ کی معرفت رکھنے والا میں ہوں۔ (گویا میرے نمونہ کی پیروی تم پر لازم ہے۔)

اللہ تعالیٰ کے غنا سے ہمیشہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ خوف بھی دامنگیر رہتا تھا کہ نیک اعمال خدا کے حضور قبولیت کے لائق بھی ٹھہرتے ہیں یا نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو اپنے رب کی خشیت کے سبب ڈرتے رہتے ہیں اور اپنے ربّ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں اور یہ لوگ جب بھی وہ خدا کے حضور کچھ پیش کرتے ہیں تو ان کے دل خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(المومنون 58 تا 61)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہو گی۔ مگر مَیں دیکھتی ہوں کہ آپ بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا پتہ اس آندھی میں کوئی ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک گزشتہ قوم ہلاک ہو گئی تھی اور ایک قوم یعنی عاد نے عذاب دیکھ کر کہا تھا یہ تو بادل ہے، برس کر چھٹ جائے گا مگر وہی بادل ان پر دردناک عذاب بن کر برسا۔

قرآن اور احادیث میں تقوی کے جو فضائل اور فوائد و ثمرات بیان کیے گیے ہیں یہ محض تھیوری اور دعوے کا نام نہیں بلکہ عملی زندگی میں اسے اتارنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کا نام ہے، اور اس امت مرحومہ پر اللہ کا بڑا اکرم اور عنایت ہے کہ اس کے افراد نے اپنی زندگی اور معاشرے کو ان اسلامی تعلیمات کا نمونہ بنایا اور آئیڈیل بن کر زندگی گذاری، ذیل کے سطور میں ہم تقوی شعاروں کے ایسے ہی چند سبق آموز واقعات بیان کریں گے تاکہ اللہ والوں

www.ilmkidunya.com

کے یہ واقعات سن کر ہمیں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا ادراک ہو سکے، ہمارے سمندرِ شوق کو تازیانہ لگے اور ہم بھی ان کے اسوہ حسنہ کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

جب ہم تقویٰ کے باب میں اللہ والوں کی کتابِ زندگی کے درخشاں صفحات الٹتے ہیں تو ان کی تقویٰ شعاری اور خوفِ الٰہی کے واقعات پڑھ کر دنگ رہ جاتے ہیں، بخدا اگر یہ واقعات صحیح سندوں کے ساتھ ہم تک نہ پہنچے ہوتے تو شاید آج ہم انہیں قصہ پارینہ تصور کرتے۔

متقیوں کے پیشوا رحمتِ عالم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام تقویٰ کے اعلیٰ صفات سے متصف تھے، اُن کی سب سے عظیم پہچان اور خصوصیت تھی تقویٰ، اُن کے دلوں میں آخرت کا خوف، مواخذہ اخروی کا احساس اور اس کی گرفت کا ڈر سمایا ہوا تھا، ان کے ذہن و دماغ میں برائی کے وساوس بھی نہیں کھٹکتے تھے، اگر کبھی کسی کے اندر شیطانی وسوسہ آیا بھی تو اُن کے تقویٰ نے انہیں رشد و ہدایت کی راہ پر گامزن کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ

”حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں اُن کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی برا خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لیے صحیح طریق کار کیا ہے“۔

(سورہ الأعراف:201)

یکایک اُن کی آنکھیں کھل جاتیں اور خدمتِ نبوی میں آکر حد کا مطالبہ کرتے کہ یا رسول اللہ! ہمیں پاک کر دیجئے، حالاں کہ اگر توبہ کر لیے ہوتے تو وہ اللہ جو غفور رحیم ہے، بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، اُن کو اپنے دامنِ عفو میں ضرور جگہ دیتا، لیکن ان کے ذہن و دماغ میں تقویٰ کا حقیقی مفہوم رچ بس گیا تھا، انہوں نے جان لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا دوست ہے اور اللہ تعالیٰ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نوازا، انہیں اپنے کاموں میں تائید و توفیق حاصل ہوئی، دشمنوں پر غلبہ ملا، فتح و ظفر اُن کی کنیز بنی، حتی کہ انہوں نے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم سلطنتوں کو زیرِ نگیں کیا، یہ سارے اعزازات جو انہیں حاصل ہوئے اُس تقویٰ کی بنیاد پر جس سے اس وقت بھی متصف رہے تھے جب کہ ان پر وحشیانہ ستم ڈھائے گئے تھے، مال و دولت کا سبز باغ دکھایا گیا تھا، دولت و ثروت سے محروم کیے گئے تھے، وطنِ عزیز سے دھکے دے کر نکالے گئے تھے، شعب ابی طالب کی خوفناک گھاٹی میں محصوری کے زمانے میں درختوں کی چھال اور سوکھے پتے حتی کہ حشرات الارض تک کھا کر خون تھوکنے پر مجبور ہوئے تھے، ایسے روح فرسا حالات میں بھی انہوں نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور دین پر ثابت قدم رہے۔

وہ ایسی قوم تھی کہ اگر اُن سے معمولی گناہ بھی سرزد ہو جاتا تو سمجھتے کہ کوئی پہاڑ ہے جو اُن کے سروں پر گرا چاہتا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور پاک خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

إنَّ المؤمنَ يرى ذنوبَه كأنه قاعدٌ تحت جبلٍ يخاف أن يقعَ عليه، وإن الفاجرَ يرى ذنوبَه كذبابٍ مر على أنفه، فقال به هكذا

(صحيح البخاري الصفحة أو الرقم:6308)

”جب مومن اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ گویا وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اور اندیشہ ہے کہ وہ اس کے اوپر گر جائے اور کافر و فاجر جب اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے تو سمجھتا ہے کہ گویا کوئی مکھی تھی جو اس کی ناک سے گزری تو اس نے یوں اشارہ کیا پس وہ اڑ گئی۔“

یہ نہایت عمدہ اور معنی خیز تمثیل ہے جس میں ایک مومن اور کافر و فاجر کے گناہ کے ارتکاب کے بعد کی دلی کیفیت بیان کی گئی ہے، کیوں کہ فاجر جس ذات کی نافرمانی کر رہا ہے اُس کی عظمت و کبریائی سے ناواقف ہے جب کہ مومن کے دل میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا رعب طاری رہتا ہے، اگر کبھی شیطانی وساوس سے کسی گناہ کا صدور ہوا بھی تو فوراً اُس کا ضمیر کچوکے لگاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی گرفت کے احساس سے اُس کا دل دہلنے لگتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، یہی حال اصحابِ رسول کا تھا۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1:　طلبہ کو سمجھایئے کہ نیت دل کا عمل ہے، اس کا تعلق زبان سے بہت کم اور دل سے بہت زیادہ ہے۔

جواب:

نیت کی اہمیت

نیت اور عمل میں ایک خاص تعلق ہے اور وہ یہ کہ کوئی بھی عمل حسنِ نیت کے بغیر قبولیت اور درجہ کمال کو نہیں پہنچتا۔ اگر ہم زندگی میں کسی اچھے اور نیک کام کی نیت کریں لیکن بعد ازاں کسی رکاوٹ کے باعث نہ کرنے کے باوجود بھی ہمیں اس نیک نیت کا اجر مل جائے گا۔ نیت خود ایک مطلوب عمل ہے۔ یہ دل کا عمل ہے

اور دل کے عمل کا درجہ جسمانی اعضاء کے اعمال سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اذا هم عبدي بحسنه فلم يعملها كتبتها له حسنة فان عملها كتبتها له عشر حسنات۔

(صحیح مسلم، باب اذا ھم العبد بحسنۃ، 1:117، الرقم:128)

یعنی اگر کوئی شخص کسی نیک کام کی نیت کرے لیکن کسی مجبوری کے باعث نہ کر سکے تب بھی اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر وہ عمل کر لے تو پھر اس عمل کے کرنے پر دس گنا اجر لکھا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۝

"جو کوئی ایک نیکی لائے گا تو اس کے لیے (بطورِ اجر) اس جیسی دس نیکیاں ہیں"۔

(الانعام، 6:160)

یہ نیکی کا کم سے کم اجر ہے۔ ایک نیکی پر اجر کہاں تک بڑھتا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كل عمل ابن ادم يضاعف الحسنة عشر امثالها الى سبعمائة ضعف۝

"ابن آدم کو ہر نیکی پر 16 گنا اجر سے لے کر 766 گنا سے بھی زائد اجر ملتا ہے"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 2:273، الرقم:8894)

گویا ایک ہی عمل پر کسی کو 16 نیکیاں، کسی کو 166 نیکیاں، کسی کو اسی عمل پر 766 نیکیاں اور کسی کو 766 سے بھی زیادہ بے حساب نیکیاں ملتی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عمل تو ایک تھا، اس کی کمیت میں کوئی فرق نہیں تھا مگر ہر ایک کو جدا جدا اجر و ثواب کیوں ملا؟

یاد رہے کہ نیکیوں اور درجات کے کم و بیش ہونے کی وجہ حسنِ نیت ہے۔ نیت عمل کے پیچھے ٹمٹاتے ہوئے چراغ کی مانند ہے۔ نیت کا یہ چراغ جس قدر روشنی دے گا، وہ عمل اسی قدر روشنی پا کر جگمگائے گا اور اجر و ثواب پائے گا۔ کسی شخص کی نیت ٹمٹماتے ہوئے چراغ جیسی ہے، کسی کی لالٹین جیسی، کسی کی چراغ جیسی، کسی کی بلب جیسی، کسی کی ٹیوب لائٹ جیسی، کسی کی چاند جیسی اور کسی کی نیت سورج جیسی ہے۔ الغرض جتنی روشنی اور نور کسی کی نیت میں ہے، اسی قدر اس کے عمل کا ثواب بڑھتا جاتا ہے۔ نیت کے اندر موجود خالصیت اور للّٰہیت اس نیت کے نور، قوت، برکت، قبولیت اور درجے کو بڑھانے کا سبب ہے۔ جوں جوں نیت کی قوت بڑھتی چلی جاتی ہے توں توں عمل کا درجہ اور اجر و ثواب بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اجر و ثواب میں فرق کا سبب:

سورہ الاحقاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۝

"اور سب کے لیے ان (نیک و بد) اعمال کی وجہ سے جو انہوں نے کیے (جنت و دوزخ میں الگ الگ) درجات مقرر ہیں"۔

(الاحقاف، 46:19)

یعنی ہر عمل کرنے والے کے لیے درجات مختلف ہیں۔ عمل کے نتیجے میں جدا جدا درجات کا ہونا نیتوں کی کیفیت کے باعث ہے کہ نیت کیسی ہے؟ جیسی نیت ہوگی عمل کے نتیجے میں ویسے ہی درجہ کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیتوں میں اخلاص کا درجہ نہایت بلند اور کامل ہونے کی وجہ سے ہی آقا ئی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے لئے فرمایا کہ آخری زمانے میں جب لوگوں کی نیتیں خراب ہو چکی ہوں گی، ان میں ملاوٹ آ چکی ہوگی تو وہ اُحد پہاڑ کے برابر بھی اگر سونا اللہ کی راہ میں خیرات کریں گے تو ان کو اتنا اجر نہ ملے گا جتنا میرے صحابہ میں سے کسی شخص کو ایک (مُد) کے دانے کے برابر خیرات پر ملے گا۔

(مجموع الفتاویٰ، 3:155)

اجر و ثواب میں اس فرق کا سبب اخلاص اور خالصیت ہے۔ اسی لیے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

نية المؤمن خير من عمله و عمل المنافق خير من نيته۔

"مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے"۔

(المعجم الکبیر، 6:185، الرقم: 5942)

منافق عمل پر زیادہ زور دیتا ہے کیونکہ عمل نظر آنے والی شے ہے اور اس کے دنیاوی اثرات و نتائج بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ منافق کی پوری توجہ نیت کے بجائے عمل کو بڑھانے پر ہوتی ہے، اس لئے کہ اس کے عمل کی غرض و غایت ریا اور دکھلاوا ہے، دنیا میں مدح سرائی مقصود ہے۔ لہٰذا وہ عمل کی کمیت اور عمل کو مزین بنانے پر توجہ رکھتا ہے۔ وہ نیت کو رد کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیت لوگوں نے نہیں دیکھنی اور اس کے ظاہری فوائد اور اثرات بھی مجھے حاصل نہیں ہونے۔ دوسری

طرف آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کا حال منافق کے برعکس ہے۔ مومن کا عمل اگر قلیل بھی ہو تو وہ پرواہ نہیں کرتا، وہ اپنی نیت کو خالص رکھنے کی طرف متوجہ رہتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ عمل لوگوں نے دیکھنا ہے جبکہ نیت پر رب کی نگاہ پڑ رہی ہے۔

دین کو خالص کرنے کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے اسی جانب متوجہ فرمایا:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ.

”حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں“۔

(البینۃ، 98:5)

یعنی اس کامل اطاعت میں ایسا اخلاص ہو کہ نیت و توجہ الی اللہ رہے، اس نیت اور توجہ میں کوئی جھول اور ملاوٹ نہ ہو۔ اخلاص پر مبنی اس اطاعت و بندگی کو اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس کے ساتھ مزید ایک شرط بھی بیان کی۔ ارشاد فرمایا:

حُنَفَآءَ

”(ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں“۔

(البینۃ: 5)

حُنَفَآءَ حنیف کی جمع ہے اور حنیف کا معنی ہے:

هو الذی يتحنف عن الاديان أي يميل إلى الحق.

(ابن منظور افریقی، لسان العرب، 9:57)

یعنی جو سارے مذاہب اور ادیان سے منہ پھیر کر دین حق کی طرف ہو جائے اور اپنے راستے میں اتنی استقامت اور کامل یکسوئی کے ساتھ سیدھا چلے کہ کسی قدم پر بھی وہ دائیں بائیں لغزش نہ کھائے۔

حُنَفَآءَ کی شرط کے ساتھ اللہ رب العزت نے مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کی تعریف کی کہ اخلاص ایسا ہو کہ صرف للّٰہیت پر قائم ہو۔ اس میں توجہ اور التفات فقط الی اللہ ہو۔ ماسویٰ اللہ کا نہ کوئی دھیان رہے، نہ رجحان رہے، نہ گمان رہے اور نہ میلان رہے۔ بندہ کامل وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا کی عملی تفسیر بنتا ہوا ہر ایک سے ٹوٹ کر صرف اُسی کا ہو جائے۔ جس کی راہ میں ایسی استقامت ہو وہی حنیف ہوتا ہے۔

نیتوں میں اس کامل اخلاص اور یکسوئی و استقامت کی طرف متوجہ کرنے کے بعد عمل کا حکم دیا کہ

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ.

”اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے“۔

(البینۃ، 98:5)

اللہ رب العزت نے دین میں اخلاص کا حکم دیتے ہوئے اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ جیسے عمل کو مؤخر کیا۔ پہلے نیت کی صفائی کی، دل، روح، من، دھیان، رجحان اور خیال کی زمین میں اخلاص و للّٰہیت کا پودا بویا ہے اور ہر باطل اور ماسوی اللہ سے توجہ کو ہٹایا ہے۔ جب یکسوئی نیت خالصتاً نصیب ہو گئی تو اُس کے بعد اعمال صالحہ کی بات کی اور فرمایا کہ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ یہ دین قیم ہے یعنی اگر دین مستقیم کی راہ چاہتے ہو تو اس ترتیب سے چلو۔ گویا نیت کی اصلاح مقدم ہے، تب جا کر عمل قبول ہوتا ہے۔

اللہ کی بات یہ ہے کہ اگر محض نیتِ حسنہ ہو اور عمل کسی مجبوری سے رہ جائے تو اُس نیت کا بھی اجر ہے لیکن اگر محض عمل نیک ہو اور اس کے پیچھے نیت نیک نہ ہو تو نیک عمل بھی کسی اجر کا باعث نہیں بنتا بلکہ رائیگاں جاتا ہے۔ گویا نیت بغیر عمل کے بھی درجہ اور ثواب دیتی ہے جبکہ بغیر نیت کے عمل، کمال تو دور کی بات درجہ اور ثواب بھی نہیں دیتا۔ اگر نیتِ باطلہ آجائے تو نہ صرف عمل اجر سے محروم ہو جائے گا بلکہ باعثِ عذاب بھی ہو گا۔ عمل کی قبولیت یا مردودیت، عمل کے کمال یا عذاب میں بدل جانے کی کنجی نیت میں ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ الماعون میں ارشاد فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ○ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ○

”پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے۔ جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)○ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجالاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)○ اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتے“۔

(الماعون، 107:4-7)

www.ilmkidunya.com

یعنی یہ لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر نماز میں نیت چونکہ دکھلاوا اور ریاکاری ہے لہذا وہ نماز بھی ان کے لئے دوزخ کے اذیت ناک عذاب کا باعث بن جاتی ہے۔ پڑھی تو نماز ہے مگر نیت باطل ہونے اور اس میں ریا ہونے کی وجہ سے نماز نہ اس کے اجر کو ضائع ہونے سے روک سکی اور نہ اس کو دوزخ میں پھینکے جانے کو روک سکی۔ اس نماز نے اسے دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جانا تھا لیکن نیت باطل نے پورا حال بدل دیا۔ پس نیت و عمل کے حوالے سے یہ قرآن مجید کا قاعدہ ہے کہ نیت ہر عمل کی قبولیت و مردودیت اور ثواب و عذاب کی کنجی ہے۔

سوال 2: طلبہ کو اخلاص سمجھاتے ہوئے نیت اور زندگی کی اہمیت بتائیں کہ ان کے ذریعے سے کیسے ہر عمل کو عبادت بنایا جاسکتا ہے۔

جواب:

اخلاص اور نیت کی اہمیت

ہم اپنی زندگیوں میں بہت سے عمل بلا جھجک کرتے ہیں لیکن وہ رائیگاں جاتے ہیں۔ جو عمل نیت اور ارادے کے بغیر کیا جائے وہ عمل نہیں بلکہ فعل کہلاتا ہے۔ اس کا کوئی اجر نہیں ہوتا کیونکہ یہ اعمال ہماری عادتیں ہیں۔ افعال اور اعمال میں فرق ہے۔ جو کام بغیر ارادے کے کئے جائیں وہ افعال و عادات ہیں اور جو کام ارادے کے ساتھ کئے جائیں وہ اعمال ہیں۔ فعل پر اجر نہیں چونکہ وہ عادت ہے، عمل کا اجر ہے اس لئے کہ وہ عبادت ہے۔

اگر ہم چاہیں تو زندگی کا ہر لمحہ عبادت بنالیں لیکن افسوس کہ ہم نے ساری زندگی بے کار کر رکھی ہے۔ ہماری زندگی کے سب لمحے رائیگاں جارہے ہیں۔ ہم روز کھانا کھاتے ہیں مگر کھانا کھاتے ہوئے کبھی ایسی نیت نہیں کرتے جس سے ہمارا کھانا بھی عبادت میں بدل جائے حالانکہ یہ ممکن ہے۔ اگر ہم یہ نیت کر کے کھائیں کہ اس کھانے سے اللہ کی عبادت و اطاعت اور دین مبین کی خدمت کے لئے میرے جسم کو قوت میسر آئے۔ اتنی نیت کرنے میں ہمارا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا مگر جو کچھ رزق حلال میں سے ہم کھائیں گے اس کا ایک ایک لقمہ عبادت بن جائے گا۔ پس اتنی نیت نے ہمارے کھانے کو عبادت بنا دیا۔ ہم روز کھاتے ہیں مگر کبھی اس طرح کی نیت نہیں کی۔ صرف بسم اللہ پڑھ لینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور کئی کو تو یہ توفیق بھی نہیں ہوتی۔

اسی طرح نیت نیند کو بھی عبادت بنا دیتی ہے۔ اہل اللہ کی نیند دوسرے لوگوں کی نفلی عبادت سے افضل ہے کیونکہ وہ جب سوتے ہیں تو اس نیت سے سوتے ہیں کہ جسم کو آرام ملے تاکہ صبح تازہ دم ہو کر پھر اللہ اور آقا خاتم النّبیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نوکری کر سکیں، دین کی خدمت بجالا سکیں، عبادت و اطاعت بجالا سکیں، فرائض دین جو ان کے سپرد ہیں انہیں قوت کے ساتھ انجام دے سکیں۔ پس اس نیت سے سونے سے لے کر بیدار ہونے تک ان کا ہر لمحہ عبادت بن جاتا ہے۔ ملائکہ ان کے سرہانے اور پائنتی کھڑے ان کی بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

گویا نیت کی قوت اتنی ہے کہ اُس نے نیند، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کو بھی عبادت بنا دیا۔ ہم اپنی زندگی میں بے شمار عمل کرتے ہیں جس میں نیت ہی نہیں ہوتی۔ پس وہ افعال اور عادات ردی کی ٹوکری میں چلے جاتے ہیں۔ ان کا نامہ اعمال میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ صرف نیت کا مسئلہ اگر سمجھ لیا جائے تو پوری زندگی بدل جائے اور لمحہ لمحہ عبادت بن جائے۔ لہٰذا جو کام بھی کرنے لگیں بس یہ دیکھیں کہ یہ کام اللہ کی رضا کا ہے، اللہ اور اس کے رسول خاتم النّبیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے امر کی متابعت و مطابقت میں ہے۔ یعنی اس کا تعین کرلیں کہ وہ کام اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہو کیونکہ ہر وہ کام جو مباحات زندگی میں سے ہے اگر اللہ کے لئے اس کی نیت کرلی جائے تو وہ عادت نہیں رہے گی بلکہ عبادت بن جائے گی۔

نیت میں ملاوٹ نہ کریں۔

عموماً کسی کام کو کرتے ہوئے ہم نیت ہی نہیں کرتے یا نیت تو کرتے ہیں مگر نیت اللہ کے لئے نہیں ہوتی، خالصتاً لوجہ اللہ نہیں ہوتی۔ نتیجتاً وہ عمل اجر و ثواب، اللہ کی قربت اور رضا کے حصول سے محروم رہتا ہے۔ دنیاوی اغراض و مقاصد آجانے سے وہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ وہ عمل نہ تو اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے اور نہ ہمارے قلب و باطن کو نور فراہم کرتا ہے۔ عمل کر کے باطن میں پھر بھی اندھیرا رہتا ہے۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اللہ کے حضور کھڑے ہوں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ اللہ کے حضور کیا عمل لے کر آئے ہو؟

عالم کہے گا کہ تو نے مجھے علم دیا اور میں نے تیرے علمِ دین کو لوگوں میں پھیلایا۔ اللہ فرمائے گا کہ میں نیتوں کا حال بہتر جانتا ہوں۔ تو نے علم کی تبلیغ اس لئے کی تاکہ لوگ تجھے عالم کہیں اور تیری عزت ہو۔ جو تو نے چاہا، اور جس کی نیت تھی وہ تجھے دنیا میں مل گیا۔ آج کے دن تیرے لیے کوئی اجر نہیں۔

غنی کھڑا ہو گا اور کہے گا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے مال دیا، میں نے اسے غریبوں پر خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے: تو نے اس لیے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سخی اور غنی کہیں، تیرے آتے ہوئے تیرے آگے جھکیں، شہر میں تیری عزت ہو کہ بڑا سخی ہے اور بڑا خرچ کرنے والا ہے۔ جو تو نے چاہا اور جو تیری نیت تھی وہ تجھے دنیا میں مل گیا۔ آج تیرے اس عمل کا کوئی اجر نہیں۔

شہید کہے گا کہ باری تعالیٰ! تو نے مجھے زندگی دی، میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور اپنی زندگی قربان کر دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جہاد میں ضرور گیا مگر تیری نیت یہ تھی کہ اگر مارا گیا تو لوگ شہید کہیں گے، بچوں کا نام ہو گا اور اگر زندہ رہا تو غازی کہلاؤں گا۔ پس تو نے ناموری اور شہرت کے لیے جہاد میں حصہ لیا۔ تو نے جو چاہا وہ تجھے مل گیا، لہذا آج کے دن تیرے لیے کوئی اجر نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، 3:1513، رقم: 1965)

سمجھانا مقصود یہ ہے کہ نیت باطل ہو تو بڑے بڑے اعلیٰ درجے کے اعمال بھی رائیگاں جاتے ہیں۔ اگر دکھلاوے اور ریا کی نیت سے ادا کی جانے والی نماز اور جہاد دوزخ کے اذیت ناک عذاب اور سب سے نچلے درجے کا باعث بن سکتے ہیں تو باقی کون سے اعمال ہیں جن کی نیت باطل اور ریا پر مبنی ہونے کے سبب وہ اعمال بندے کو بچا لیں گے۔ ہم نیت نہیں کرتے نتیجتاً ہمارے اعمال فقط عادات اور افعال رہ جاتے ہیں اور اگر نیت ہوتی ہے تو دل کے اندر کھوٹ ہوتا ہے۔ ہم نیت خالصتاً لوجہ اللہ نہیں کرتے بلکہ کوئی نہ کوئی غرضِ دنیا پیش نظر ہوتی ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) **تمام اعمال کا دارومدار ہے:**

(A) علم پر　(B) نیت پر　(C) صحت پر　(D) جوانی پر

(ii) **اخلاص کا معنی ہے:**

(A) علم پر　(B) نیت پر　(C) صحت پر　(D) جوانی

(iii) **اِخلاص لازمی نتیجہ ہے:**

(A) بزرگی کا　(B) تقویٰ کا　(C) کثرتِ عبادت کا　(D) علم و دانش کا

(iv) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تقویٰ ک اصل مقام قرار دیا:**

(A) سوچ کو　(B) دماغ کو　(C) زبان کو　(D) دل کو

(v) **ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے:**

(A) اخلاص　(B) تقویٰ　(C) سچائی　(D) دیانت داری

(vi) **نیکی کی قبولیت کی پہلی شرط ہے:**

(A) تقویٰ　(B) اخلاص　(C) سچائی　(D) دیانت داری

(vii) **اس کے بغیر انسان کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتا:**

(A) اخلاص　(B) تقویٰ　(C) نیت　(D) دیانت داری

(viii) **تقویٰ کا لفظی معنی ہے:**

(A) ڈرنا/پرہیزگاری　(B) نیت　(C) اخلاص　(D) دیانت داری

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) اِخلاص کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) تقویٰ کے مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

(iii) اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک قرآنی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) اِخلاص و تقویٰ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اِخلاص و تقویٰ کی ایک مثال ذکر کریں۔

(vi) اخلاص و تقویٰ کے فائدے بتائیں۔

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

www.ilmkidunya.com

اخلاص و تقویٰ اور اسوۂ حسنہ پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

(2) پردہ پوشی

تفصیلی سوالات

سوال 1: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پردہ پوشی پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پردہ پوشی**

معنی و مفہوم:

پردہ پوشی کا معنی ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

ارشادِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَاتَجَسَّسُوْا

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔　　(سورۃ الحجرات:12)

اسی طرح کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔“　　(صحیح بخاری:2442)

اجتماعی جرم:

اگر کسی نے کسی دوسرے شخص کا کوئی بُرا کام دیکھ ہی لیا ہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے اور دوسروں تک پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے لیکن اگر وہ ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

اپنے عیب چھپانا:

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کو خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔

گناہوں کا اعلان کرنے والے:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں) کا اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے۔“　　(صحیح بخاری:6069)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ اصلاح:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

عیب تلاش کرنے والے کے لیے تنبیہ:

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رُسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔“ (جامع ترمذی:2032)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

میڈیا کا کردار:

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

پردہ پوشی نہ کرنے کے نقصانات:

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں:

- اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔
- نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دُشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں۔

پردہ پوشی اختیار کرنے کے فائدے:

پردہ پوشی اختیار کرنے کے درج ذیل فائدے ہیں:

- جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔
- اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی یقین اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

جب اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرما کر ہمیں معاف کر دیتا ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم دوسروں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالیں اور معاف کر دیں تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے اور باہمی اخوت و محبت کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔

جواب:

پردہ پوشی کا مفہوم

پردہ پوشی کا معنی ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

سوال 2: پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

قرآنی آیت کا ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَا تَجَسَّسُوْا

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سورۃ الحجرات:12)

سوال 3: پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

www.ilmkidunya.com

”جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔“ (صحیح بخاری:2442)

سوال4: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟

جواب: **حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

سوال5: پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کا کیا کردار ہے؟

جواب: **میڈیا کا کردار**

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر دہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

سوال6: اپنے گناہوں کے اعلان کرنے والے کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **گناہ کا اعلان کرنا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں) کا اعلان کرنے والے ہیں کہ بندہ رات کو ایک کام کرے، پھر صبح ہو تو اللہ نے اس کا پردہ رکھا ہو اور وہ خود کہے کہ اے فلاں! میں نے پچھلی رات ایسا ایسا کام کیا، حالاں کہ اس نے رات گزار دی، اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالے رکھا اور وہ صبح کرتا ہے تو اپنے رب کا ڈالا ہوا پردہ اتار دیتا ہے“۔ (صحیح بخاری:6069)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اصلاح کا کیا طریقہ تھا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ اصلاح**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب لوگوں کی اصلاح فرماتے تو دوسرے شخص کا نام لیے بغیر اشارے سے بات فرما دیتے تھے۔ بعض اوقات فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کہتے ہیں اور اس، اس طرح کرتے ہیں۔ لوگ اتنی بات سے ہی اپنی اصلاح کر لیتے تھے۔

سوال8: مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے والے کو کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب: **عیب تلاش کرنے والے کو تنبیہ**

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

”مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے رسوا اور ذلیل کر دیتا ہے۔“ (جامع ترمذی:2032)

سوال9: پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: **پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات**

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں:

- اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔
- نفرت بڑھنے کے ساتھ ساتھ دُشمنی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔
- جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں پھیلتی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال10: پردہ پوشی اختیار کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

جواب: **<u>پردہ پوشی اختیار کرنے کے فائدے</u>**

پردہ پوشی اختیار کرنے کے درج ذیل فائدے ہیں:

- جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی مٹ جاتی ہیں۔
- اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی جائے تو باہمی الفت اور تعاون کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پردہ پوشی سے مراد ہے:**
(A) عیب چھپانا (B) عیب ظاہر کرنا (C) بڑھا چڑھا کر پیش کرنا (D) ہجرت کرنا

2۔ **دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا:**
(A) اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا (B) اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے گا
(C) اس کو سخی لکھ دیا جائے گا (D) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی اصلاح فرماتے:**
(A) نام لے کر (B) نام لیے بغیر (C) سختی فرما کر (D) مجمع میں اسے کھڑا کر کے

4۔ **دین اسلام میں منع کیا گیا ہے:**
(A) عیب تلاش کرنے سے (B) صلہ رحمی کرنے سے (C) سخاوت کرنے سے (D) میانہ روی اختیار کرنے سے

5۔ **جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ:**
(A) تصدیق کرے (B) تردید کرے (C) آگے پہنچائے (D) انکار کر دے

6۔ **پردہ پوشی کرنا صفت ہے:**
(A) اللہ تعالیٰ کی (B) فرشتوں کی (C) جنات کی (D) انسانوں کی

7۔ **قرآن مجید میں منع فرمایا گیا ہے:**
(A) سخاوت سے (B) جاسوسی سے (C) صلہ رحمی سے (D) میانہ روی سے

8۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے:**
(A) تصدیق کرنے کو (B) تردید کرنے کو (C) عیبوں پر ڈالنے کو (D) کنجوسی کرنے کو

9۔ **جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ اُس کے عیب چھپائے گا:**
(A) نیکی سے (B) قیامت کے دن (C) ہجرت کے دن (D) آزادی کے دن

10۔ **پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب کی ہی نہیں ہوتی بلکہ پردہ پوشی میں شامل ہے:**
(A) اپنے عیب چھپانا (B) اپنی غلطیاں چھپانا (C) اپنی اصلاح کرنا (D) جھوٹ بولنا

11۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میری تمام اُمت کو معافی ملے گی سوائے اُن لوگوں کے:**
(A) جھوٹ بولنے والوں کے (B) فضول خرچی کرنے والوں کی
(C) کنجوسی کرنے والوں کی (D) اپنے گناہوں کے اعلان کرنے والوں کی

12۔ **اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اُسے کر دیتا ہے:**
(A) غریب (B) مفلس (C) رسوا اور ذلیل (D) فقیر

13۔ **جب برائیوں کے تذکرے مٹ جائیں تو برائیاں بھی:**

www.ilmkidunya.com

(A) مٹ جاتی ہیں　(B) بڑھ جاتی ہیں　(C) پروان چڑھتی ہیں　(D) فساد پھیلاتی ہیں

14- جب برائی کی باتوں اور عیبوں کو اچھالا جائے تو برائیاں:

(A) مٹ جاتی ہیں　(B) بڑھ جاتی ہیں　(C) پروان چڑھتی ہیں　(D) فساد پھیلاتی ہیں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7
A	A	B	A	A	A	B
8	**9**	**10**	**11**	**12**	**13**	**14**
C	B	A	D	C	A	B

مشقی سوالات

(i) **درست جواب کا انتخاب کریں:**

1- **پردہ پوشی سے مراد ہے:**

(A) عیب چھپانا　(B) عیب ظاہر کرنا　(C) بڑھا چڑھا کر پیش کرنا　(D) نصیحت کرنا

2- **دوسروں کے عیب چھپانے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملے گا:**

(A) اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا جائے گا　(B) اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے گا

(C) اس کو سخی لکھ دیا جائے گا　(D) اس کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا

3- **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی اصلاح فرماتے:**

(A) نام لے کر　(B) نام لیے بغیر　(C) سختی فرما کر　(D) مجمع میں اسے کھڑا کر کے

4- **دینِ اسلام میں منع کیا گیا ہے:**

(A) عیب تلاش کرنے سے　(B) صلہ رحمی کرنے سے　(C) سخاوت کرنے سے　(D) میانہ روی اختیار کرنے سے

5- **جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ:**

(A) تصدیق کرے　(B) تردید کرے　(C) آگے پہنچائے　(D) انکار کر دے

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
B	B	A	B	D

(ii) **مختصر جواب دیجیے:**

1- **پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔**

جواب:

پردہ پوشی کا مفہوم

پردہ پوشی کا معنی ہے کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دینِ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں۔ نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس پر طنز کریں۔

2- **پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

قرآنی آیت کا ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔　(سورۃ الحجرات: 12)

3- **پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔" (صحیح بخاری: 2442)

4۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟

جواب:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

5۔ پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کا کیا کردار ہے؟

جواب:

میڈیا کا کردار

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کیے اور پردہ پوشی کی تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً دوسرے لوگوں اور گروپوں میں پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع پر دہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنی رہیں، زحمت نہ بنیں۔

(iv) تفصیلی جواب دیجیے۔

2۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پردہ پوشی پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمی برائے طلبہ:

سوال 1: رسول اللہ کے اُسوۂ حسنہ میں پردہ پوشی سے سبق حاصل کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر کردار کُشی کرنے کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کریں۔

جواب:

کردار کشی کرنے کا گناہ اور نقصانات

اساتذہ کرام طلبا کو پردہ پوشی نہ کرنے کے نقصانات اور سوشل میڈیا پر لوگوں کی کردار کشی کرنے کے گناہ کے متعلق کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2: پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات کے واقعات جماعت میں بیان کریں۔

جواب:

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات

ایک مسلمان کی دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی دوسرے کا راز فاش نہ کرے، کسی کی پوشیدہ بات جاننے کی کوشش بھی نہ کرے اور ایک دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی کرے۔ ہم سب کے کندھوں پر یہ ایک بڑی قسم کی ذمہ داری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ راز چھپانے سے زیادہ آسان ہے مال چھپانا۔ اس لئے یہ عظیم ذمہ داری ہے۔ افسوس کہ ہمارے اندر اس ذمہ داری کی ادائیگی میں بڑی کوتاہی ہے اس کوتاہی کو دور کرنے اور اپنے اندر اس گناہ کے تئیں اللہ کا خوف پیدا کرنے کی غرض سے یہ مضمون لکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے وہ ہمارے اندر اپنا خوف پیدا کر دے۔

ہم میں سے کوئی معصوم نہیں ہے، گناہ ہر ایک سے سرزد ہوتا ہے، سارے لوگوں میں عیوب و نقائص ہیں۔ ایک اللہ کی ذات ہے جو ہر قسم کے عیب سے پاک وصاف اور ہر قسم کی خوبی اس میں بدرجہ کمال ہے۔ جب کوئی انسان غلطی سے مبرا نہیں تو پھر کوئی دوسرے کے عیوب کو بیان کر کے انہیں لوگوں کے سامنے رسوا کرنے کی کیوں کوشش کرتا ہے؟ ایسے لوگوں کے لئے سخت قسم کی سزا ہے جو اپنے عیوب جانتے ہوئے دوسروں کے عیوب ظاہر کرتا ہے کبھی اپنی جھوٹی برتری دکھانے کے لئے تو کبھی دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے یا کبھی دنیاوی منفعت کے حصول کے لئے۔ یاد رکھئے، آج ہم کسی کو رسوا کرتے ہیں تو کل قیامت میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی لوگوں کے سامنے ذلیل اور رسوا کرے گا۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں انسانی راز سے متعلق پند اور بیان کئے جاتے ہیں۔

اپنے راز کسی سے نہ بیان کریں: پہلے مرحلہ میں ہمیں خود ہی اپنے اسرار اور رموز کی حفاظت کرنی ہے یعنی جو باتیں رازداری کی ہیں ہمیں کسی سے بیان نہیں کرنا چاہئے الا یہ کہ ہمارا کوئی خاص ہو اور اس سے بیان کرنا کسی مقصد یا مصلحت کے تحت ہو۔ ہم اپنے اسرار کی حفاظت کریں گے تو بہت ساری پریشانیوں سے بچے رہیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑا قیمتی قول ہے:

سرُّك أسيرك، فإن تكلمت به صرت أسيره

ترجمہ: راز اس وقت تک آپ کا غلام ہے جب تک آپ نے اسے کسی سے بیان نہیں کیا ہے لیکن جب اسے بیان کر دیا تو اب آپ اس کے غلام ہو گئے۔ (ادب الدنیا والدین للماوردی)

اللہ کی طرف سے کوئی خاص فضل و کرم ہو جس کے بیان کرنے سے بغض و حسد کا اندیشہ ہو تو نعمت و فضل کا ذکر لوگوں میں خصوصیت کے بجائے عام انداز میں کریں تاکہ آپ کی اس خاص نعمت کا حاسد کو پتہ نہ چلے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے۔

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا

ترجمہ: یعقوب علیہ السلام نے کہا پیارے بچے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری کریں۔ (یوسف: 5)

اس آیت میں خواب کی نعمت و بشارت کو اپنے حاسد بھائی سے چھپانے کا ذکر ہے اور فرمان نبوی ہے۔

استعينوا على إنجاحِ الحوائجِ بالكتمانِ ؛ فإنَّ كلَّ ذي نعمةٍ محسودٌ

ترجمہ: لوگوں سے چھپا کر اپنے مقاصد کی کامیابی پر مدد طلب کرو کیونکہ ہر نعمت والا حسد کیا جاتا ہے۔ (صحیح الجامع:943)

دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی: پھر دوسروں کی باری آتی ہے کہ اگر ان کے پاس کسی مسلمان بھائی کا کوئی راز ہے تو اسے لوگوں میں بیان نہ کرے خواہ وہ راز اس کے گھر، اس کی ذاتی برائی، عیب اور نقص سے متعلق ہو۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (صحیح ابن ماجہ:2078)

حافظ ابن حجر نے کہا کہ پردہ پوشی سے مراد ہے کسی نے کوئی برائی دیکھی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔

اس حدیث کی مزید وضاحت نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دوسرے فرمان سے ہوتی ہے جس میں پردہ پوشی نہ کرنے والوں کے لئے سخت وعید بھی ہے۔

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ

ترجمہ: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی برہنگی چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی برہنگی چھپائے گا اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا پردہ فاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش کرے گا حتی کہ اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔ (صحیح ابن ماجہ:2079)

منذری نے کہا کہ ستر المسلم سے مراد انسان کے عیوب کی پردہ پوشی اور اس کے زلات وہفوات کو چھپانا ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی پردہ پوشی کرنے والا ہے تو ہم کیوں نہ اس صفت سے متصف ہوں جس میں اپنی بھلائی کے ساتھ دوسروں کی بھلائی ہے۔ اس سے روگردانی کا نقصان یہ ہے کہ اس میں اپنے ساتھ دوسرے شخص کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہے۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ

ترجمہ: اللہ عزوجل انتہائی حیاء والا اور پردہ پوش ہے، حیاء اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے سو تم میں سے جب کوئی غسل کرنے لگے تو پردہ کر لے۔ (صحیح أبي داود:4011)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان میں کوئی اخلاقی، معاملاتی، عائلی برائی دیکھے تو ذلیل کرنے کی نیت سے اسے لوگوں سے بیان نہ کرے بلکہ انہیں برائی سے باز رہنے کی نصیحت کرے اور اللہ سے ڈرنے اور توبہ کرنے کی تلقین کرے۔

عمداً کسی کا راز جاننا: بعض لوگ جان بوجھ کر کسی کے عیوب کو جاننے کی کوشش کرتا ہے، ٹوہ میں لگا رہتا ہے، جاسوسی کرتا ہے بلکہ چھپ چھپ کر لوگوں کی باتیں سنا کرتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کی جاسوسی کرنے، اس کے ٹوہ میں لگنے سے منع کیا ہے۔ جو چھپ چھپ کر دوسروں کی باتیں سنتا ہے دیکھیں کس قدر شدید وعید آئی ہے، نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: جس شخص نے کسی قوم کی باتوں پر کان لگایا حالانکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں یا وہ اس سے راہ فرار اختیار کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ (صحیح البخاري:7042)

یہ عیب عورتوں میں بہت زیادہ ہے، اللہ کی پناہ اس بری خصلت ورذیل حرکت سے۔ لوگوں کی باتیں چھپ چھپ کر اس لئے سنی جاتی ہیں تاکہ انہیں لوگوں میں عام کیا جائے اور اسے رسوا کیا جائے۔ ایسے لوگ خود اس دن اور اس جگہ رسوا ہوں جس دن اور جس جگہ سارے جہان والے جمع ہوں گے۔

بغیر ثبوت کے کسی کی برائی بیان کرنا: اللہ اور اس کے رسول نے تو انسانوں کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی ترغیب دی ہے اور جو لوگ یونہی دوسرے مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں، سرِ عام ان کی عزت اچھالتے ہیں، بغیر کسی ثبوت کے طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہیں، ایسا کرنا بہتان کے زمرے میں ہے اور ایسے لوگ جہنمیوں کے پیپ پئیں گے۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ

ترجمہ: جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ اسے جہنمیوں کی پیپ میں ڈالے گا اور وہ اسی کا مستحق رہے گا) حتی کہ اپنی بات سے باز آجائے۔ (سنن ابی داود:3597)

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: طلبہ کو آگاہ کریں کہ وہ پردہ پوشی کے حکم پر کیسے عمل کر سکتے ہیں۔

جواب:

پردہ پوشی سے آگاہی

پردہ پوشی اور بالخصوص راز ایک امانت ہے اس کا بیان کرنے والا خائن ہے اور جو خائن کی سزا ہے وہ راز افشاء کرنے والے کو بھی ملے گی۔

حسن بصری سے مروی ہے:

إِنَّ مِنَ الْخِيَانَةِ أَنْ تُحَدِّثَ بِسِرِّ أَخِيكَ

ترجمہ: خیانت میں سے یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا راز فاش کر دو۔ (الصمت وآداب اللسان لابن ابی الدنیا:404)

اور نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان بھی ہے:

إذا حدَّثَ الرَّجلُ الحديثَ ثمَّ التفتَ فَهيَ أمانةٌ

ترجمہ: جب کوئی آدمی تم سے کوئی بات بیان کرے، پھر (اسے راز میں رکھنے کے لیے) دائیں بائیں مڑ کر دیکھے تو وہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔ (صحيح الترمذي:1959)

اس امانت میں خیانت کرنے کی سزا جہنم بھی ہو سکتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: الخديعة في النار یعنی دھوکہ دینا جہنم میں لے جائے گا۔ شیخ البانی نے بھی" المكرُ والخديعةُ في النارِ "کو صحیح کہا ہے کہ مکر وفریب جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔ (السلسلۃ الصحیحۃ:1057)

راز ایک امانت ہے اس کا ظاہر کرنا گویا چغلی کرنا ہے اور چغلخوروں کی سزا جہنم ہے۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

لا يدخل الجنة قتات

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (صحیح البخاري:6056)

زوجیت کے متعلق راز فاش کرنے والا خواہ شوہر ہو یا کوئی دوسرا چغلخور قیامت میں اللہ کے نزدیک سب سے برا انسان ہو گا۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ، وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

ترجمہ: قیامت کے دن، اللہ کے ہاں لوگوں میں مرتبے کے اعتبار سے بدترین وہ آدمی ہو گا جو اپنی بیوی کے پاس خلوت میں جاتا ہے اور وہ اس کے پاس خلوت میں آتی ہے پھر وہ (آدمی) اس کا راز افشا کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم:1437)

اس سلسلے میں بہت سارے نصوص ہیں سب کو یہاں اکٹھا کرنا مشکل ہے، ہمیں صرف اصل ہدف جاننا ہے اس کے لئے یہ سارے نصوص کافی ہیں اب مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ کسی کے راز کی حفاظت کا طریقہ کیا ہے؟

بہت آسان طریقہ ہے اپنی زبان کی حفاظت کریں اور لوگوں کے معاملات میں خاموشی اختیار کریں۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

مَن صَمت نَجا

ترجمہ: جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پالیا۔ (صحيح الترمذي:2501)

خاموشی بہت ہی عمدہ علاج ہے زبان کی مشکلات وصعوبات کا، اسی لئے اس کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

من توكَّل لي ما بين رجليه وما بين لحييه توكَّلْتُ له بالجنة (صحیح البخاري:6807)

ترجمہ: جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا نہایت ہی عمدہ قول ہے:

القلوب أوعية الأسرار، والشفاه أقفالها، والألسن مفاتيحها، فليحفظ كلُّ امرئ مفتاح سرِّه (ادب الدنیا والدین للماوردی)

ترجمہ: دل رازوں کا برتن ہے، دونوں ہونٹ اس کا تالا ہیں اور زبان اس کی کنجی ہے پس ہر آدمی اپنے راز کی کنجی کی حفاظت کرے یعنی اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

جس نے کسی کا راز فاش کیا اس کا حکم:

ہمیں معلوم ہو گیا کہ راز امانت ہے اس کا ظاہر کرنا خیانت اور گناہ کبیرہ ہے۔ جس نے کسی کے ساتھ اس قسم کا معاملہ کیا اسے چاہئے کہ اللہ تعالی سے سچی توبہ کرے اور راز فاش کرنے والے کو اس کے متعلق خبر ہو گئی ہو تو اس سے بھی معافی مانگے، ساتھ ہی اگلے سے کسی اور سے اس کے عدم اظہار کا وعدہ لے نیز الزامی امر ہو تو اس کی تردید کرے، اور حقوق کا معاملہ ہو تو تصفیہ کرے۔

اوپر جن مسائل کا ذکر ہے ان میں انسان کے کسی مخفی راز کی بات، برائی کی بات یا ہر وہ بات جسے وہ چھپانا پسند کرتا ہے اس کا اظہار کرنا راز فاش کرنے میں شامل ہے تاہم کچھ ایسے بھی کام ہیں جن کو بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان میں کئی باتیں ہیں۔

اعلانیہ برائی کرنے والا:

کوئی شخص علانیہ طور پر برائی کا ارتکاب کرتا ہے، اسے لوگوں کے سامنے فخر سے بیان کرتا ہے تو یہ ایسا شخص ہے جس سے اللہ تعالی معافی کو بھی اٹھا لیتا ہے۔ نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

كلُّ أمَّتي مُعافًى إلَّا المُجاهرينَ، وإنَّ منَ المُجاهرةِ أن يعمَلَ الرَّجلُ باللَّيلِ عملًا، ثمَّ يصبحَ وقد سترَه اللَّهُ، فيقولَ: يا فلانُ، عمِلتُ البارحةَ كذا وَكذا، وقد باتَ يسترُه ربُّهُ، ويصبحُ يَكشِفُ سترَ اللَّهِ عنهُ

ترجمہ: میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوا گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے، اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔ (صحیح البخاری:6069)

ایسے شخص کی پردہ پوشی نہیں کی جائے گی جو دوسروں کے سامنے برائی کا اظہار کرے مثلاً ڈھٹائی سے لوگوں کے سامنے شراب پیے یا زنا کرکے مزے لیکر لوگوں میں بیان کرے، اس نے تو خود اپنی معصیت ظاہر کر دی۔

اسی طرح کسی کے حق میں گواہی طلب کی جائے تو جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اسے بیان کرے، یہاں پر چھپانا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ

ترجمہ: اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپائے وہ گناہگار دل والا ہے۔ (البقرة:283)

ایسا کوئی آدمی جو فرد و سماج کے لئے خطرہ کا باعث ہو، اس کی شر انگیزی کسی شخص کو یا پورے سماج کو نقصان پہنچا رہی ہو تو ایسے شر انگیز آدمی کی حقیقت سے پردہ اٹھانے میں حرج نہیں تاکہ اس کے شر سے محفوظ رہا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دوسروں کے راز کی حفاظت، ان کے عیوب کی پردہ پوشی کرنے کی توفیق دے اور ہمارے اندر اپنا خوف پیدا کرکے اعمال صالحہ کی رغبت اور برائی سے تنفر پیدا کر دے۔ آمین

سوال 2: طلبہ کو مناسب طریقے سے سمجھائیں کہ وہ اپنے ماں باپ سے اپنے دل کو ہر بات کریں۔ اگر کسی شخص کا رویہ یا میل جول انھیں مناسب نہ لگے تو اس کا تذکرہ بھی اپنے والدین سے کریں۔

جواب: اساتذہ کرام طلبا کی راہنمائی فرمائیں کہ اگر کسی شخص کا رویہ یا میل جول انہیں مناسب نہ لگے تو اس کا تذکرہ بھی اپنے والدین سے کریں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　　　　　　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔　　(8×1=8)

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوسروں کی اصلاح فرماتے:
(A) نام لے کر　(B) نام لیے بغیر　(C) سختی فرما کر　(D) مجلس میں اسے کھڑا کر کے

(ii) دین اسلام میں منع کیا گیا ہے:
(A) عیب تلاش کرنے سے　(B) صلہ رحمی کرنے سے　(C) سخاوت کرنے سے　(D) میانہ روی اختیار کرنے سے

(iii) جب انسان کے پاس کوئی خبر پہنچے تو اسے چاہیے کہ:
(A) تصدیق کرے　(B) تردید کرے　(C) آگے پہنچائے　(D) انکار کر دے

(iv) پردہ پوشی کرنا صفت ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کی　(B) فرشتوں کی　(C) جنات کی　(D) انسانوں کی

(v) قرآن مجید میں منع فرمایا گیا ہے:
(A) سخاوت سے　(B) جاسوسی سے　(C) صلہ رحمی سے　(D) میانہ روی سے

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے:
(A) تصدیق کرنے کو　(B) تردید کرنے کو　(C) عیبوں پر ڈالنے کو　(D) کنجوسی کرنے کو

(vii) جو شخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے اللہ تعالیٰ اُس کے عیب چھپائے گا:
(A) نیکی ہے　(B) قیامت کے دن　(C) ہجرت کے دن　(D) آزادی کے دن

(viii) پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب کی ہی نہیں ہوتی بلکہ پردہ پوشی میں شامل ہے:
(A) اپنے عیب چھپانا　(B) اپنی غلطیاں چھپانا　(C) اپنی اصلاح کرنا　(D) جھوٹ بولنا

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔　　(6×2=12)

(i) پردہ پوشی کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) پردہ پوشی کے بارے میں ایک قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پردہ پوشی کا حکم کیسے پورا کیا؟

(v) اپنے گناہوں کے اعلان کرنے والے کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیا ارشاد فرمایا؟

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اصلاح کا کیا طریقہ تھا؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔　　(5×1=5)

پردہ پوشی پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

(3) جھوٹ

تفصیلی سوالات

سوال 1: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جھوٹ کی مذمت پر جامع مضمون لکھیں۔

جواب: **اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جھوٹ کی مذمت**

معنی و مفہوم:

جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔ حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ: اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔"

(سورۃ الحج: 30)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

منافق کی نشانی:

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(صحیح بخاری: 33)

مومن کی نشانی:

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا "کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہوسکتا ہے۔" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہوسکتا ہے" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن جھوٹ ہوسکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "نہیں مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا"

(مؤطا امام مالک: 1630)

جھوٹ کی مختلف صورتیں:

جھوٹ کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تندرست انسان کا ذہنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا،
- جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (طبّی رپورٹ) بنوانا،
- جھوٹی سفارش کرنا،
- مذاق میں جھوٹ بولنا۔
- کسی پر جھوٹا مقدمہ بنادینا۔
- کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا۔
- کسی کی غلط حاضری لگانا۔
- موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا

اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

صادق اور امین:

جھوٹ اتنی بری عادت ہے کہ اسلام سے پہلے جب لوگوں میں کئی برائیاں موجود تھیں، اس کے باوجود وہ جھوٹ سے بچا کرتے تھے اور اسے بہت بری عادت سمجھتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوّت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تجارت میں اس قدر دیانت داری سے کام لیتے کہ اہلِ عرب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

ابو سفیان کی گواہی:

اہلِ مکہ جانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ سچ بولا، کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیا اور کبھی کسی کے ساتھ خیانت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب روم کے بادشاہ ہرقل نے ابو سفیان سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پوچھا کہ انھوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے تو دشمن ہونے کے باوجود ابو سفیان نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، کہا کہ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل:

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللّٰہِ مَا کُنَّا نَکْذِبُ وَلَا نَدْرِیْ مَا الْکَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

جھوٹ کے نقصانات:

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

سچ کا فائدہ:

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ:

- اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔
- لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔
- اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اصلی اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

حاصلِ کلام:

ہمیں ہمیشہ سچائی کی عادت اپنانی چاہیے۔ خاص طور سے اپنے ماں باپ سے تو ہرگز جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں وہ زندگی میں غلطیاں کرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: سچ اور جھوٹ میں کیا فرق ہے؟

جواب: **سچ اور جھوٹ میں فرق**

سچ:

جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔

www.ilmkidunya.com

جھوٹ:
حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذّب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال2: جھوٹ کی مذمت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ: اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔"

(الحج:30)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

سوال3: جھوٹ کی مذمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(صحیح بخاری:33)

سوال4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور راست گوئی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی**

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوّت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تجارت میں اس قدر دیانت داری سے کام لیتے کہ اہلِ عرب آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

سوال5: جھوٹ کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب: **جھوٹ کے نقصانات**

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظروں میں بھی گر جاتا ہے۔

سوال6: حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مومن کی کیا نشانی بتائی ہے؟

جواب: **مومن کی نشانی**

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا "کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے۔" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "ہاں ہو سکتا ہے" پھر انھوں نے پوچھا "کیا مومن جھوٹ ہو سکتا ہے؟" آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "نہیں مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا"

www.ilmkidunya.com

(مؤطا امام مالک: 1630)

سوال 7: جھوٹ کی مختلف صورتیں بتائیں۔

جواب: **جھوٹ کی مختلف صورتیں**

جھوٹ کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- جھوٹ کا تعلق صرف زبان ہی سے نہیں ہے بلکہ تن درست انسان کا اپنی بیماری کی جھوٹی درخواست دینا،
- جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ (طبّی رپورٹ) بنوانا،
- جھوٹی سفارش کرنا،
- مذاق میں جھوٹ بولنا۔
- کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا۔
- کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا۔
- کسی کی غلط حاضری لگانا۔
- موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے خلافِ واقعہ بات کی تشہیر کرنا

اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

سوال 8: اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب: **مغفرت اور اجرِ عظیم**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

سوال 9: ابو سفیان نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں ہرقل کے دربار میں کیا گواہی دی؟

جواب: **ابو سفیان کی گواہی**

اہل مکہ جانتے تھے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ سچ بولا، کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیا اور کبھی کسی کے ساتھ خیانت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب روم کے بادشاہ ہرقل نے ابو سفیان سے آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں پوچھا کہ انھوں نے کبھی جھوٹ بولا ہے تو دشمن ہونے کے باوجود ابو سفیان نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، کہا کہ وہ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔

سوال 10: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جھوٹ کے متعلق کیا طرزِ عمل تھا؟

جواب: **صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل البیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل**

اہل بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جھوٹ سے شدید نفرت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

وَاللهِ مَا كُنَّا نَكْذِبُ وَلَا نَدْرِي مَا الْكَذِبُ

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم کبھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔

سوال 11: سچ بولنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: **سچ کا فائدہ**

سچ بولنے والے کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ:

- اسے دل کا سکون مل جاتا ہے۔
- لوگ اس کی عزّت کرتے ہیں
- اس کی بات پر اعتماد کرتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

- جھوٹ بولنے والے کو بعض اوقات وقتی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے، لیکن اصل فائدہ اور ہمیشہ رہنے والا فائدہ سچ بولنے والے کو ہی ملتا ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو:
(A) سادہ لوح ہو (B) جھوٹا ہو (C) بزدل ہو (D) بخیل ہو

2۔ **منافق کی ایک نشانی ہے:**
(A) جھوٹ بولنا (B) سچ بولنا (C) کنجوسی کرنا (D) بغاوت کرنا

3۔ **سچائی راستہ دکھاتی ہے:**
(A) بادشاہت کا (B) اقتدار کا (C) محل کا (D) نیکی کا

4۔ **عرب کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لقب دیا کرتے تھے:**
(A) محبوبِ عالم (B) عالم دین (C) صادق و امین (D) ماہر تاجر

5۔ **تمام برائیوں کی جڑ ہے:**
(A) زیادہ بولان (B) زیادہ کھانا (C) زیادہ سونا (D) جھوٹ بولنا

6۔ **جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو کہلاتا ہے:**
(A) سچائی (B) جھوٹ (C) دھوکا (D) حقیقت چھپانا

7۔ **حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکہ دینا کہلاتا ہے:**
(A) سچائی (B) جھوٹ (C) دھوکا (D) حقیقت چھپانا

8۔ **اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے:**
(A) جھوٹ بولنے والوں سے (B) منافقوں سے (C) سچ بولنے والوں سے (D) دھوکا دینے والوں سے

9۔ **نیکی راستہ دکھاتی ہے:**
(A) جنت کا (B) بادشاہت کا (C) اقتدار کا (D) دولت کا

10۔ **جھوٹ کا تعلق صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ:**
(A) کامیابی سے ہے (B) عمل سے ہے (C) اقتدار سے ہے (D) دولت سے ہے

11۔ **ہرقل کے دربار میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں گواہی دی:**
(A) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) ابو سفیان نے (D) ابو جہل نے

12۔ **ہرقل بادشاہ تھا:**
(A) ایران کا (B) عراق کا (C) عرب کا (D) روم کا

13۔ **اللہ تعالیٰ کس آدمی کی دُعا قبول نہیں فرماتا:**
(A) بخیل کی (B) منافق کی (C) جھوٹے کی (D) بے ایمان کی

14۔ **جھوٹ بولنے والا محروم رہتا ہے:**
(A) اللہ کی رحمت سے (B) اللہ کی دولت سے (C) اللہ کی نظر سے (D) اللہ کے کرم سے

15۔ **دل کا سکون حاصل ہوتا ہے:**
(A) مال و دولت سے (B) سچ بولنے سے (C) جاہ و جلال سے (D) عہدہ و مرتبہ سے

www.ilmkidunya.com

16۔ جو بچے اپنے ماں باپ سے جھوٹ بولتے ہیں:

(A) نقصان اٹھاتے ہیں (B) کامیاب ہوتے ہیں (C) فائدے میں رہتے ہیں (D) دولت حاصل کرتے ہیں

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	D	C	B	A	B
16	15	14	13	12	11	10	9
A	B	A	C	D	C	B	D

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو:

(A) سادہ لوح ہو (B) جھوٹا ہو (C) بزدل ہو (D) بخیل ہو

2۔ منافق کی ایک نشانی ہے:

(A) جھوٹ بولنا (B) سچ بولنا (C) کنجوسی کرنا (D) بغاوت کرنا

3۔ سچائی راستہ دکھاتی ہے:

(A) بادشاہت کا (B) اقتدار کا (C) محل کا (D) نیکی کا

4۔ عرب کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لقب دیا کرتے تھے:

(A) محبوبِ عالم (B) عالمِ دین (C) صادق و امین (D) ماہر تاجر

5۔ تمام برائیوں کی جڑ ہے:

(A) زیادہ بولان (B) زیادہ کھانا (C) زیادہ سونا (D) جھوٹ بولنا

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
D	C	B	A	B

(ii) **مختصر جواب دیجیے:**

1۔ **سچ اور جھوٹ میں کیا فرق ہے؟**

جواب: **سچ اور جھوٹ میں فرق**

سچ:

جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو یہ سچائی ہے۔

جھوٹ:

حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا جھوٹ کہلاتا ہے۔ تمام مہذّب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا اور ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا گیا ہے۔

2۔ **جھوٹ کی مذمت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: **آیت مبارکہ کا ترجمہ**

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ: اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔" (سورۃ الحج:30)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔

3۔ **جھوٹ کی مذمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: **حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**

ایک موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے منافقوں کی نشانیاں بیان فرمائیں، ان میں ایک نشانی یہ بھی تھی: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (صحیح بخاری:33)

4۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور راست گوئی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔**

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سچائی**

www.ilmkidunya.com

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوّت سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تجارت میں اس قدر دیانت داری سے کام لیتے کہ اہلِ عرب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

5۔ جھوٹ کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب:

<u>جھوٹ کے نقصانات</u>

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو خود پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی نظر میں بھی گر جاتا ہے۔

(iii) تفصیلی جواب دیجیے۔

1۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جھوٹ کی مذمت پر جامع مضمون لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمی برائے طلبہ:

سوال 1: جھوٹ کی ممانعت پر دو قرآنی آیات اور دو مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ تحریر کر کے لائیں۔

جواب:

<u>جھوٹ کی ممانعت پر دو آیات</u>

جھوٹ کی ممانعت پر قرآنی آیات اور حدیث درج ذیل ہیں:

اِنَّ اللهَ لَا یَہْدِیْ مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزر جانے والا اور جھوٹا ہو۔“ (سورۃ المؤمن:28)

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمہ: ”جھوٹی بات سے بچا کرو۔“ (سورۃ الحج:30)

جھوٹ کی ممانعت پر دو احادیث:

اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُہْلِکُ

ترجمہ: ”سچ آدمی کو نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔“ (الحدیث)

”حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا! منافق کی پہچان تین باتوں سے ہوتی ہے۔“

i- جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔　　ii- جب وعدہ کرے تو وہ وعدہ خلافی کرے۔

iii- جب امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (الحدیث)

سوال 2: جھوٹ کو اپنی زندگی سے نکال دیجیے۔ کسی بھی خامی کو ختم کرنے کے لیے تھوڑی محنت کرنا پڑتی ہے، لیکن آخر کار اس سے نجات مل ہی جاتی ہے۔

جواب:

<u>جھوٹ سے نجات</u>

روز مرہ کے معمولات میں بولے جانے والے ایسے ’معصومانہ اور بے ضرر‘ جھوٹ بھی ہمیں ذہنی اور جسمانی طور پر بیمار کر رہے ہیں۔ امریکی سائیکالوجی ایسوسی ایشن کی ایک تحقیق کے مطابق اگر ہم روز مرہ کی زندگی میں جھوٹ بولنا کم کر دیں تو ہماری صحت پر اس کے کافی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اس ادارے نے ایک تجرباتی تحقیق کے دوران اس تجربے میں شامل لوگوں کو عام بول چال کے دوران جھوٹ بولنے یا بات بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے منع کیا۔ دس ہفتوں تک ان افراد کا مسلسل جائزہ لیا گیا تو حیرت انگیز طور پر سچ بولنے کے بعد ان کی صحت پر کافی مثبت اثرات مرتب ہوئے۔ دس ہفتوں بعد ان تجربے میں شامل لوگوں میں ذہنی دباؤ اور ڈیپریشن جیسے مرض نہ ہونے کے برابر رہ گئے۔ علاوہ ازیں سر اور پیٹ میں درد جیسے جسمانی امراض بھی ناپید ہو گئے۔

اس دوران یہ جائزہ بھی لیا گیا کہ سچ بولنے کے بعد ان کے نجی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔ حیرت انگیز طور پر ان کے تعلقات میں کوئی بگاڑ نہیں آیا بلکہ توقعات کے برعکس ان لوگوں کے نجی اور سماجی تعلقات مزید گہرے اور مضبوط ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

آج کل جھوٹ ایک فیشن بن چکا ہے۔ جو جس قدر جھوٹا اور فراڈ کرنے والا ہوتا ہے لوگ اسے اتنا ہی سمجھ دار سمجھتے ہیں۔ معاشرے سے صدق و سچائی کی اہمیت کم جبکہ جھوٹ کی زیادہ ہورہی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں اس گناہ کا احساس مرچکا ہے حالانکہ یہ ایسا عمل ہے جس سے پورا معاشرہ بے سکونی اور رزق کی تنگی میں مبتلا ہوتا جارہا ہے۔

ایک حدیث مبارک میں تو جھوٹ بولنے کو منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"منافق کی 3 نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے، جب اسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔" (صحیح بخاری)

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ لوگ جھوٹ بولنے کو عام معمول کی بات سمجھتے ہیں۔ ٹی وی ڈراموں، میلوں ٹھیلوں اور مختلف تقریبات میں جھوٹ کو ضروری تصور کرلیا گیا ہے حالانکہ آپ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولے تو اس کیلئے ہلاکت ہو اس کیلئے ہلاکت ہو۔ (سنن ابی داؤد)

ایک زمانہ تھا لوگ قصہ گوئی کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتے لیکن اب تو بات بات پر جھوٹ کو بے دھڑک بولا جارہا ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جب کوئی بندہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ جہنم کے ایسے گڑھے میں جا گرتا ہے جس کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔" (کتاب الزھد والرقائق)

یاد رکھیں! جھوٹ والی بات کی وجہ سے لوگ تو ہنس پڑتے ہیں لیکن حدیث پاک کے مطابق اللہ کے ملائکہ اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے میلوں دور چلے جاتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

بلکہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تو اس معاملے میں بہت اصلاح فرمایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے گھر میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے، میری والدہ نے مجھے بلایا اور کہا کہ آؤ میں تمہیں ایک چیز دیتی ہوں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے میری والدہ سے پوچھا کہ بچے کو کیا دینا چاہتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ کھجور۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر تم اس کو بلاتی اور کچھ نہ دیتی تو تمہارے نامہ اعمال میں جھوٹ لکھ دیا جاتا۔ (سنن ابی داؤد)

ایک حدیث پاک میں ہے کہ جھوٹ بولنا رزق کو کم کردیتا ہے۔

مذکورہ بالا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آپ خود اندازہ لگائیں کہ بھلا ہمارے دین اور ہماری شریعت میں جھوٹ بولنے کی کیا کچھ گنجائش بھی نکلتی ہے؟ جھوٹ کو ایک رسم کے طور پر منانا سوائے جہالت اور نادانی کے اور کیا ہوسکتا ہے؟

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: گروپ کی صورت میں جھوٹ کے نقصانات کے بارے میں طلبہ کے درمیان ایک مکالمہ کروایا جائے۔

جواب: اساتذہ کرام جھوٹ کے نقصانات کے بارے میں طلبا کے درمیان کمرا جماعت میں مکالمہ کروائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2: بچوں کو مشاہیر اسلام کی صداقت کے واقعات سنائیں۔

جواب:

مشاہیر اسلام کی صداقت

اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرے کو جن خطوط پر چلنے کا حکم دیا ہے، ان میں سے ایک "صدق" بھی ہے۔ صدق و سچائی اللہ تعالیٰ، انبیائے کرام علیہم السلام، بالخصوص خاتم الانبیاء خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، ملائکہ، اولیاء و صلحاء اور ہر منصف مزاج سلیم الفطرت شخص کا درجہ بدرجہ مشترک وصف ہے۔ اپنی اہمیت کے حوالے سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہر انسان خواہ وہ مومن ہو یا کافر، مسلم ہو یا غیر مسلم، نیک ہو یا بد، حاکم ہو یا رعایا، افسر ہو یا ملازم، قائد ہو یا کارکن، استاد ہو یا شاگرد، امیر ہو یا غریب، اپنا ہو یا پرایا، والدین ہوں یا اولاد الغرض زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

انسانی معاشرے کا امن و سکون، راحت و چین اور اس کی تعمیر و ترقی کی بنیاد صدق پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اس کو اپنانے کی بہت تاکید آئی ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات میں اس کی فضیلت اور ضرورت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب قرآن کریم نے متعدد مقامات پر صدق و سچائی، سچ بولنے والے مرد و عورت کی فضیلت، صادقین کا مصداق، آخرت میں صادقین کے انعام و اکرام، ان کے مقام و مرتبہ، مخلوق میں محبوبیت اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی محبوبیت کا تذکرہ موجود ہے۔ قرآن و سنت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ صدق کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ یہ صرف قول کی سچائی میں منحصر نہیں بلکہ قول کے ساتھ ساتھ فعل اور اعتقاد میں بھی سچائی کو شامل ہے۔ چند آیات قرآنیہ کا مفہوم پیش خدمت ہے:

سورۃ النساء آیت نمبر 69 میں مذکورہ 4 طبقات کا خصوصی طور پر تذکرہ موجود ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے خود انعام یافتہ قرار دیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو شخص اللہ کی اطاعت کرے گا اور رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرے گا تو وہ (آخرت میں) ان کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ ہیں۔"

سورۃ المائدہ آیت نمبر 119 میں صادقین کو روز قیامت صدق کی وجہ سے جنت ملنے کا تذکرہ موجود ہے:

"آج (قیامت) کے دن صادقین کو ان کا صدق نفع اور فائدہ دے گا، ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اس خلد بریں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

سورۃ التوبہ آیت نمبر 119 میں صادقین کی معیت میں رہنے کا حکم دیتے ہوئے کہا گیا:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو۔"

سورۃ الاحزاب کی آیات 22 تا 24 میں قول و قرار کے سچے لوگوں کی مدح و توصیف بیان کرتے ہوئے کہا گیا:

"اور جب اہل ایمان نے (کفار کی) فوجوں کو دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا، بالکل سچ کہا اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ایمان اور اطاعت میں مزید پختگی آئی، ایمان والوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے عہد کو سچ کر دکھلایا جبکہ کچھ ان میں پورا کر چکے اور کچھ ابھی انتظار میں ہیں اور ذرہ برابر بھی تبدیل نہیں ہوئے، تاکہ اللہ صادقین کو ان کے صدق کی وجہ سے جزا و انعام عطا کرے۔"

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 35 میں صدق و سچائی اور بعض دیگر صفات سے متصف مرد و عورت کی جزاء و انعام کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا:

"اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کو مقرر کر دیا ہے۔"

سورۃ الحجرات آیت نمبر 15 اور سورۃ الحشر آیت نمبر 8 میں صادقین کا مصداق ذکر کیا گیا ہے۔ دونوں آیات مبارکہ کا مشترکہ طور پر خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ صادقین وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے، دین اسلام پر شکوک و شبہات نہ کرے، اپنی جان و مال کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دے، اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے کام کرے اور جب کبھی وقت پڑے تو اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کی حفاظت کے لیے ہر طرح کی ممکن نصرت و کوشش کرے۔

فرامین خدا کی طرح فرامین رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں بھی صدق کے بہت سے فضائل و مناقب مذکور ہیں۔ اسے دل کا اطمینان، دنیوی و اخروی نجات کا وسیلہ، حصول جنت کا سبب، خدا کی خوشنودی و رضا کا باعث، مال میں برکت اور خیر کا ذریعہ جبکہ شرمندگی، ندامت، پچھتاوے، ہلاکت اور جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"صدق ایسا عمل ہے جو نیکی کی راہ پر چلاتا ہے اور نیکی والا راستہ سیدھا جنت جاتا ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ "صدیق" بن جاتا ہے، اور جھوٹ ایسا عمل ہے جو برائی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی والا راستہ سیدھا جہنم جاتا ہے اور بے شک جب کوئی آدمی جھوٹ کی عادت ڈال لیتا ہے وہ جھوٹ بولتا رہتا ہے بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، اگر ان دونوں نے اس چیز کے بارے سچ بولا اور اس چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کر دی یعنی اگر کوئی عیب وغیرہ تھا بھی سہی تو وہ بتلا دیا تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ سے کام لیں تو اس چیز سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔" (صحیح بخاری)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان یاد ہے کہ صدق باعث اطمینان ہے جبکہ کذب باعث بے قراری ہے۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مجھے 6 چیزوں کی تم ضمانت دے دو، جنت کی ضمانت میں تمہیں دیتا ہوں۔ جب بولو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو پورا کرو، امانت ادا کرو، شرم گاہوں کی حفاظت کرو، نگاہوں کو غیر محرم سے بچاؤ اور ظلم سے اپنے آپ کو روک کے رکھو۔" (صحیح ابن حبان)

امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم لقمان سے پوچھا گیا کہ آپ کو فضل و کمال اور عظیم الشان مرتبہ کیسے ملا؟ انہوں جواب دیا کہ قول و فعل میں صدق و سچائی، امانت داری اور فضول کاموں اور لایعنی و بے کار باتوں سے اپنے آپ کو بچانے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ (موطا امام مالک)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول نے فرمایا:

"جب 4 عادات تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو دنیا کی پریشانیاں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ وہ 4 عادات یہ ہیں: امانت داری، صدق، حسن خلق اور حلال رزق۔" (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جس کی وجہ سے جنت مل جائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: صدق۔ کیونکہ صدق کو اختیار کرنے والا شخص نیک ہے اور نیکی کرنے والا مومن ہے اور پر امن رہنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ اس شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ! ایسے عمل کی نشان دہی بھی فرمادیں جس کی وجہ سے انسان مستحقِ دوزخ بنتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جھوٹ۔ کیونکہ جھوٹا شخص گناہگار ہے اور گناہ کرنے والا نافرمان ہے اور نافرمانی کرنے والا جہنم جائے گا۔ (مجمع الزوائد و منبع الفوائد)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تمہارے اوپر صدق لازم ہے کیونکہ وہ نیک اعمال میں سے ایک عمل ہے اور وہ دونوں یعنی صدق اور نیک عمل جنت میں داخلے کا سبب ہیں اور تم جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے اور وہ دونوں یعنی جھوٹ اور گناہ دونوں جہنم میں داخلے کا سبب ہیں۔" (ابن حبان)

ایک علمی نکتہ:

قرآن و سنت میں صادق، صدوق اور صدیق کے الفاظ موجود ہیں۔ ان کے معنیٰ اور مفہوم میں فرق ہے۔ وہ اس طرح کہ سچے شخص کو "صادق"، بہت سچے کو "صدوق" جبکہ بہت ہی زیادہ سچے کو "صدیق" کہا جاتا ہے۔

سوال 3: **زبان کی حفاظت کے موضوع پر مباحثہ کا انعقاد فرمائیں۔**

جواب: اساتذہ کرام زبان کی حفاظت کے موضوع پر مباحثہ کا انعقاد فرمائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(8×1=8)**

(i) وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو:

(A) سادہ لوح ہو　(B) جھوٹا ہو　(C) بزدل ہو　(D) بخیل ہو

(ii) منافق کی ایک نشانی ہے:

(A) جھوٹ بولنا　(B) سچ بولنا　(C) کنجوسی کرنا　(D) بغاوت کرنا

(iii) سچائی راستہ دکھاتی ہے:

(A) بادشاہت کا　(B) اقتدار کا　(C) محل کا　(D) نیکی کا

(iv) عرب کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لقب سے یاد کرتے تھے:

(A) محبوبِ عالم　(B) عالمِ دین　(C) صادق و امین　(D) ماہر تاجر

(v) تمام برائیوں کی جڑ ہے:

(A) زیادہ بولان　(B) زیادہ کھانا　(C) زیادہ سونا　(D) جھوٹ بولنا

(vi) جب انسان کسی بات کو اس کی حقیقت کے مطابق بیان کرے تو کہلاتا ہے:

(A) سچائی　(B) جھوٹ　(C) دھوکا　(D) حقیقت چھپانا

(vii) حقیقت کو چھپانا اور سننے والے کو دھوکا دینا کہلاتا ہے:

(A) سچائی　(B) جھوٹ　(C) دھوکا　(D) حقیقت چھپانا

(viii) اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے:

(A) جھوٹ بولنے والوں سے　(B) منافقوں سے　(C) سچ بولنے والوں سے　(D) دھوکا دینے والوں سے

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(6×2=12)**

(i) سچ اور جھوٹ میں کیا فرق ہے؟

(ii) جھوٹ کی مذمت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) جھوٹ کی مذمت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور راست گوئی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

(v) جھوٹ کے کیا نقصانات ہیں؟

(vi) حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مومن کی کیا نشانی بتائی ہے؟

www.ilmkidunya.com

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جھوٹ کی مذمت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

(4) غیبت اور بہتان

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غیبت اور بہتان کی حرمت پر مضمون تحریر کریں۔

جواب: <u>**غیبت اور بہتان کی حُرمت**</u>

معنی و مفہوم:

غیبت اور بہتان کا معنیٰ ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

طعنہ اور طنز:

کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

بہتان کی سزا:

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے عدالتی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے، تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

غیبت کی مختلف صورتیں:

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔

غیبت کی حرمت:

قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”ہر ایسے شخص کے لے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔“

(سورۃ الھمزۃ:01)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو۔“

(سورۃ الحجرات:12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق غیبت و بہتان کی حُرمت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔“ (سنن ابی داؤد:4880)

غیبت کرنے والوں کے لیے وعید:

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ انھیں

www.ilmkidunya.com

عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ:359)

غیبت کے نقصانات:

غیبت کرنا بزدل اور بے کار لوگوں کا شیوہ ہے۔ بہادر لوگ غیبت جیسے مرض سے دور رہتے ہیں۔

غیبت کرنے کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- غیبت کرنے والے شخص کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔
- وہ لوگوں کے جن عیبوں کا تذکرہ کر رہا ہوتا ہے، ایک دن خود بھی ان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ:

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و عمل کا حساب دینا ہوگا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔" (سورۃ ق:18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

غیبت کے معاشرتی نقصانات:

غیبت کے درج ذیل معاشرتی نقصانات ہیں:

- غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے۔
- ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔
- اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔

حاصل کلام:

ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچے گا، ہمارا دل پر سکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: غیبت کا کیا معنٰی ہے؟

جواب:

غیبت کا معنی

غیبت اور بہتان کا معنٰی ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں۔

سوال 2: بہتان کا کیا معنٰی ہے؟

جواب:

بہتان کا معنی

اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

سوال 3: غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

آیتِ مبارکہ کا ترجمہ

قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔" (سورۃ الھمزۃ:01)

سوال 4: غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔"
(سنن ابی داؤد: 4880)

سوال 5: غیبت اور بہتان کے معاشرے پر نقصانات تحریر کریں۔

جواب:

غیبت اور بہتان کے معاشرتی نقصانات

غیبت کے درج ذیل معاشرتی نقصانات ہیں:

- غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے۔
- ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔
- اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔

سوال 6: طعنہ اور طنز سے کیا مراد ہے؟

جواب:

طعنہ اور طنز

کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔

سوال 7: غیبت کی حرمت کے بارے میں سورۃ الحجرات میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

سورۃ الحجرات میں ارشادِ ربانی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس سے تو تم (انتہائی) نفرت کرتے ہو۔"

(سورۃ الحجرات: 12)

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوال 8: غیبت کی مختلف صورتیں بیان کریں۔

جواب:

غیبت کی مختلف صورتیں

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا رنگ و شکل کی بنیاد پر اس کی تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔

سوال 9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غیبت کرنے والوں کے لیے کیا وعید بیان کی ہے؟

جواب:

غیبت کرنے والوں کے لیے وعید

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دو قبروں کے پاس سے گزرے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ انھیں عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کیوں کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔

(سنن ابن ماجہ: 359)

سوال 10: غیبت سے بچنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب:

غیبت سے بچنے کا طریقہ

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہو گا۔ ہم جو لفظ بھی بولتے ہیں وہ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: "وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران (لکھنے کے لیے) تیار رہتا ہے۔" (سورۃ ق: 18)

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:
(A) غیبت　(B) فتنہ و فساد　(C) فضول خرچی　(D) بے حیائی

2۔ کسی کی سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:
(A) تکبر اور غرور　(B) طنز اور طعنہ　(C) لاپرواہی اور سستی　(D) چغل خوری اور غیبت

3۔ قرآنِ مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:
(A) غیبت کو　(B) جھوٹ کو　(C) سود کو　(D) تکبر کو

4۔ دوسروں کے عیبوں کا تزکرہ کرنے والا مبتلا ہو جاتا ہے:
(A) بیماریوں میں　(B) انھی عیبوں میں　(C) لالچ میں　(D) تکبر میں

5۔ غیبت اور بہتان کی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوتی ہے:
(A) حرص　(B) لالچ　(C) نفرت　(D) میانہ روی

6۔ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے:
(A) بہتان　(B) طعنہ　(C) جھوٹ　(D) خیانت

7۔ کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی ہے:
(A) بہتان　(B) طعنہ　(C) جھوٹ　(D) خیانت

8۔ تہمت لگانے والے پر سزا نافذ ہوتی ہے:
(A) 20 کوڑوں کی　(B) 40 کوڑوں کی　(C) 80 کوڑوں کی　(D) 100 کوڑوں کی

9۔ قرآن مجید میں ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے:
(A) راست باز کے لیے　(B) غیبت اور طعنہ باز کے لیے
(C) سخاوت کرنے والوں کے لیے　(D) ایمان والوں کے لیے

10۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حرام قرار دیا ہے:
(A) بہتان کو　(B) چغلی کو　(C) غیبت کو　(D) طنز کو

11۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال بیان کی گئی ہے:
(A) بہتان کی　(B) چغلی کی　(C) غیبت کی　(D) طنز کی

12۔ غیبت کرنا کن لوگوں کا شیوہ ہے؟
(A) بہادر　(B) بزدل　(C) [illegible]　(D) [illegible]

13۔ غیبت سے بچنے کا طریقہ ہے کہ ہم حفاظت کریں:
(A) زبان کی　(B) دل کی　(C) دماغ کی　(D) روح کی

14۔ وہ جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک تیار رہتا ہے:
(A) فرشتہ　(B) نگران　(C) جن　(D) نبی

15۔ غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں فروغ ملتا ہے:

(A) امن کو　　(B) خوشحالی کو　　(C) دشمنی کو　　(D) سکون کو

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	C	B	A	B	A
	15	14	13	12	11	10	9
	C	B	A	B	C	C	B

مشقی سوالات

(i) **درست جواب کا انتخاب کریں:**

1۔ **کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:**

(A) غیبت　　(B) فتنہ و فساد　　(C) فضول خرچی　　(D) بے حیائی

2۔ **کسی کی سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو کہتے ہیں:**

(A) تکبر اور غرور　　(B) طنز اور طعنہ　　(C) لاپروائی اور سستی　　(D) چغل خوری اور غیبت

3۔ **قرآنِ مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:**

(A) غیبت کو　　(B) جھوٹ کو　　(C) سود کو　　(D) تکبر کو

4۔ **دوسروں کے عیبوں کا تذکرہ کرنے والا مبتلا ہو جاتا ہے:**

(A) بیماریوں میں　　(B) انھی عیبوں میں　　(C) لالچ میں　　(D) تکبر میں

5۔ **غیبت اور بہتان کی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوتی ہے:**

(A) حرص　　(B) لالچ　　(C) نفرت　　(D) میانہ روی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	B	A	B	A

(ii) **مختصر جواب دیجیے:**

1۔ **غیبت کا کیا معنٰی ہے؟**

جواب:

غیبت کا معنی

غیبت اور بہتان کا معنٰی ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں۔

2۔ **بہتان کا کیا معنٰی ہے؟**

جواب:

بہتان کا معنی

اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان، غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

3۔ **غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب:

آیت مبارکہ کا ترجمہ

قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”ہر ایسے شخص کے لے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔“

(سورۃ الھمزۃ:01)

4۔ **غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: **حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو، ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔"

(سنن ابی داؤد: 4880)

5۔ غیبت اور بہتان کے معاشرے پر دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **غیبت اور بہتان کے معاشرتی نقصانات**

غیبت کے درج ذیل معاشرتی نقصانات ہیں:

- غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے۔
- ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔
- دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔
- اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی منحوس دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں۔

(iii) تفصیلی جواب دیجیے۔

1۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غیبت اور بہتان کی حرمت پر مضمون تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ ہم غیبت اور بہتان سے بچتے ہوئے کس طرح خلوص اور خیر خواہی کا رویہ اپنا سکتے ہیں؟

جواب: **غیبت اور بہتان**

قرآن مجید ایک کامل ضابطہ حیات ہے کہ جس پر کسی کو کوئی اعتراض اور شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اسی طرح اگر قرآن کریم میں کسی چیز کی بارے میں برے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہو بے شک وہ ایک ایسی برائی ہو گی جس کے بدتر ہونے میں کوئی نظیر نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے دوری اختیار کرنے کا کہا گیا ہے۔

ٹھیک ایسی برائیوں میں ایک کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے

" وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ "

یقیناً موضوع مانوس ہے کہ جس میں انتہائی کثیر تعداد میں اہل ایمان مبتلا ہیں اور اس کو ہیچ سمجھا ہے مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک عظیم تر ہے اور عصر حاضر میں پھیلتی ہوئی بیماری ہے جس کی وعید کے بارے میں کافی روایات موجود ہیں۔ (الحجرات: 12)

اور قرآن مجید میں ایسی برائی کا ذکر ایسے حالات کے ساتھ کے جس کا کوئی نظیر نہیں ہے کہ "غیبت کرنے والا ایسے ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے"

اور ایسی مشکلات کے علاج کے لئے اور اپنے نفسوں کے ان سے محفوظ رکھنے کے لئے معرفت ضروری ہے۔ اس ضمن میں صحابہ اور اہل بیت سے کافی روایات موجود ہیں

رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"غیبت سے خبردار رہو کہ غیبت زنا سے بھی شدید تر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ "غیبت کرنے والا بروز قیامت اپنا گوشت کھانے والے کی حالت میں ہو گا"

ایک بزرگ کا قول ہے۔

"جو کوئی بھی کسی مؤمن کے بارے میں اہانت کی غرض سے کوئی بات بیان کرے اور اس کی تذلیل کرے تاکہ وہ لوگوں کی نظروں میں پست ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر شیطان کی ولایت میں ڈال دیتا ہے۔

ایسے ہی امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ "غیبت مت کرو کہ تمہاری غیبت کی جائے گی، اور اپنے بھائی کے لئے گڑھا مت کھودو پس تم ہی اس میں گرو گے کیونکہ جیسا کرو گے ویسا ہی تمہارے ساتھ ہو گا"

غیبت کی حرمت تو ظاہراً کسی پر مخفی نہیں مگر اس کے احوال کے بارے میں فقہی نظر ڈالتے ہیں۔

غیبت: مومن کی غیبت کرنا اس حالت میں کہ وہ حاضرین میں موجود نہ ہو چاہے یہ عیب لوگوں پر ظاہر نہ ہو یا بیان کرنے والے کا قصد مومن کا نقص بیان کرنا ہو اور کسی بھی حالت میں عیب ہو مثلاً عیب بدنی، نسبی (موجودہ عصر میں قومیت کی شکل میں ناسور)، اس کے اقوال، دینی یا دنیاوی شکل میں ہو کو لوگوں میں بیان کرے اور غیبت کا بیان کرنا کسی حالت میں چاہے قولاً بیان کرے یا فعلاً ثابت کرے۔

www.ilmkidunya.com

غیبت کی تعریف کا باب اتنا وسیع ہے کہ مختصراً اتنا کہہ سکتے ہیں کہ "غیبت کسی مؤمن بھائی کے عیوب کو دوسرے لوگوں پر آشکار کرنا ہے"

اور اس کا حقیقی مقصد غیبت کرنے والا اس سبب سے کہ یا تو حسد میں بیان کرتا ہے جو کہ خود غیبت کی مانند برائی ہے یا دشمنی میں کہے جو کہ ایک مذموم صفت ہے مگر چند علماء نے چند موارد میں غیبت کو جائز قرار دیا ہے جن میں ایسے شخص کے عیوب کو آشکار کرنا جو علی الاعلان فسق کا راستہ اختیار کرے ایسی فاسق صفات میں ایک ظالم کا مظلوم کہ مظلوم کی نصرت میں ظالم کے عیب کو آشکار کرنا ایک حد تک جائز ہے۔

اسی طرح مثلاً مومن کو نصیحتاً ازدواجی بندھن سے پہلے زوج یا زوجہ کو دوسرے کے بارے میں باخبر کرنے کی غرض سے تاکہ بعد کے حالات سے محفوظ رہا جا سکے اور اسی طرح کثیر موارد میں مصلحتاً جائز قرار دیا ہے تاکہ عزت مومن کی حفاظت کی جا سکے۔

اور ٹھیک اسی طرح غیبت کرنے والے سے بچنا اور اس کا سدباب سننے والے پر فرض ہے۔

اور شاید کافی حد تک یہ مروج ہے کہ فاسق کی عیب جوئی اور فسق بیان کرنا غیبت کے زمرے میں نہیں ہے جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کی بھی اس ایک ایسی برائی اور معصیت کو جسکا وہ علی الاعلان مرتکب ہو بیان کرنا جائز ہے اور اگر ایسے گناہ و برائی کو لوگوں کے سامنے آشکار کرنا کہ جو مخفی ہوں ایسے میں اس کا تذکرہ کرنا بیان کرنے والا غیبت کرنے والے کے زمرے میں آتا ہے۔

پھر اسی طرح خود سننے والا بھی غیبت کرنے والے کی مانند گناہ میں شریک ہوتا ہے۔۔ جیسے اس میت کے گوشت کھانے میں، یا کم از کم اس منظر کا عینی شاہد ہوتا ہے۔

اسی لئے کم از کم ہمیں ایسے عمل سے کم از کم اخلاقاً اور شرعاً دور رہنا چاہیے۔

اور یہی برائیاں حال میں کافی جرائم کا سبب ہیں اور دینی و معاشرتی زندگی میں بغض اور نفاق کا سبب ہیں اور ان سے پھیلنے والی ذیلی برائیوں کی فہرست طویل ہے اسی لئے ان سے محتاط رہنا چاہیئے اور اس کے سننے اور بیان کرنے والے پر عذاب کے متعلق جو روایات میں وارد ہیں اسی کے مطابق زندگی گزارنی چاہیئے۔

بہتان کے نقصانات:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ

بیشک جو لوگ چاہتے ہیں۔

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جو یہ ارادہ کرتے اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، دنیا کے عذاب سے مراد حد قائم کرنا ہے چنانچہ عبداللہ بن اُبَی حضرت حسان اور حضرت مسطح رضی اللہ عنھما کو حد لگائی گئی اور آخرت کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اگر توبہ کیے بغیر مر گئے تو آخرت میں دوزخ ہے۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے راز اور باطن کے احوال جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (صراط الجنان، 6/601)

بہتان سے توبہ کرنے کا طریقہ:

بہتان سے توبہ کرنے کے لیے اس توبہ میں تین باتوں کا پایا جانا ضروری ہے:

- آئندہ بہتان کو ترک کرنے کا پکا ارادہ کرے۔
- جس کا حق ضائع کیا ممکن ہو تو اس سے معافی چاہنا، مثلاً صاحب حق زندہ اور موجود ہے نیز معافی مانگنے سے کوئی جھگڑا یا عداوت پیدا نہیں ہو گی۔
- جن لوگوں کے سامنے بہتان لگایا تھا ان کے سامنے اپنے جھوٹ (یعنی بہتان) کا اقرار کرنا یعنی یہ کہنا کہ جو میں نے بہتان لگایا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

کسی مسلمان کا برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہونا بلاشبہ برا ہے، لیکن کسی پر برائیوں اور گناہوں کی تہمت لگانا اس سے کہیں زیادہ برا ہے، ہمارے معاشرے میں جو برائیاں ناسور کی طرح پھیل رہی ہیں ان میں سے ایک تہمت و بہتان بھی ہے، کسی پر بدکاری، چوری، خیانت وغیرہ کے بہتان نے ہماری کاروباری، گھریلو زندگی میں سکون برباد کر دیا ہے۔

احادیث مبارکہ:

جو کسی کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ پاک اس وقت تک ردغۃ الخبال (یعنی جہنم میں وہ جگہ جہاں دوزخیوں کا پیپ جمع ہو گا) میں رکھے گا جب تک اس کے گناہ کا بدلہ پورا نہ ہو جائے۔ (ابوداود، 3/427، حدیث: 3597)

تہمت کی سزا: کسی عورت پر بدکاری کی تہمت لگانا زیادہ خطرناک ہے، جو کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کر سکے اسے کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو برباد کرتا ہے۔ (معجم کبیر، 3/168، حدیث: 3023)

فیض القدیر میں ہے: یعنی اگر بالفرض وہ شخص سو سال تک زندہ رہ کر عبادت کرے تو بھی یہ بہتان اس کے ان اعمال کو ضائع کر دے گا۔ (فیض القدیر، 2/601)

جناب رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خواب میں دیکھے ہوئے مناظر کا بیان فرما کر یہ بھی فرمایا کہ کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکایا گیا تھا، میں نے جبرائیل سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلاوجہ بہتان لگانے والے ہیں۔ (شرح الصدور، ص184)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ مال، ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فلاں کو گالی دی ہو گی اور فلاں پر تہمت لگائی ہو گی۔ (مسلم، ص1029، حدیث: 2581)

مسلمانوں کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو، ایسا اور حدیث میں ہے جو شخص کسی دوسرے کو فسق کا طعنہ دے یا کافر کہے تو وہ کہنے والے پر لوٹتا ہے۔ (مسند امام احمد، 7/204۔ سنن ابی داود)

الغرض مسلمان پر بہتان باندھنے یا اس پر بے بنیاد الزامات لگانے پر بڑی وعیدیں آئی ہیں اس لیے اس عمل سے باز آنا چاہیے اور جس پر تہمت لگائی ہے اس سے معافی مانگنی چاہیے تاکہ آخرت میں گرفت نہ ہو۔ اللہ ہمیں بہتان اور دیگر مہلکات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان عالیشان ہے جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے دن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔

بہتان کی تعریف: کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے۔

مثال اور وضاحت: اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ برائی نہ ہونے کے باوجود اگر پیٹھ پیچھے (غیر موجودگی) یا روبرو (سامنے) وہ برائی اس کی طرف منسوب کر دی تو یہ بہتان ہوا، مثلاً پیٹھ پیچھے یا منہ پر کسی کو چور کہہ دیا حالانکہ اس نے کوئی چوری نہیں کی تو اس کو چور کہنا بہتان ہوا۔

بہتان کا حکم:

بہتان تراشی حرام گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

آیت مبارکہ:

ترجمہ کنزالایمان: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

(پ14، النحل: 105)

فرمانِ مصطفیٰ:

جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی ہو اس کو اللہ پاک اس وقت ردغۃ الخبال میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔

(ابو داود، 3/427، حدیث: 3597)

ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہو گا۔

بہتان تراشی کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب:

- لڑائی جھگڑا
- غصہ
- بغض و کینہ
- حسد
- زبان پر قابو نہ ہونا یعنی بولنے کی عادت
- بدگمانی

بہتان تراشی سے بچنے کے لیے:

بہتان اور اس کے علاوہ بہت سارے گناہ زیادہ تر زبان سے ہی ہوتے ہیں، لہٰذا اسے قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

قرآن و حدیث میں ذکر کئے گئے بہتان کے ہولناک عذابات کا مطالعہ کریں اور اپنے نازک بدن پر غور کریں کہ بہتان کے سبب اگر ان میں سے کوئی عذاب ہم پر مسلط کر دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا۔

کسی کے خلاف دل میں غصہ ہو اور اس پر بہتان باندھنے کو دل چاہے تو فوراً اپنے آپ کو یوں ڈرائیے کہ اگر میں غصے میں آ کر بہتان باندھوں گا تو گنہگار اور جہنم کا حق دار قرار پاؤں گا کہ یہ گناہ کے ذریعے غصہ ٹھنڈا کرنا ہے اور فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے کہ جہنم میں ایک دروازہ ہے اس سے وہی داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ کے بعد ٹھنڈا ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے بارے میں حسن ظن رکھیے بدگمانی اور شک کرنے سے پرہیز کریں۔

بہتان کی تعریف: کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے۔

آیت مبارکہ:

www.ilmkidunya.com

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِۚ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ

ترجمہ: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

(پ14، النحل:105)

فرمانِ مصطفیٰ:

جو کسی مسلمان کی برائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللہ پاک اس وقت تک ردغۃ الخبال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (ابو داود، 3/427، حدیث:3597)

ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہو گا۔

(ظاہری گناہوں کی معلومات، ص55 تا56)

بہتان تراشی کا حکم:

بہتان تراشی حرام، گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

(ظاہری گناہوں کی معلومات، ص55)

بہتان تراشی کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب:

- لڑائی جھگڑا
- غصہ
- بغض و کینہ
- حسد
- زیادہ بولنے کی عادت
- بدگمانی

بہتان کی چند مثالیں:

اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ برائی نہ ہونے کے باوجود اگر پیٹھ پیچھے (غیر موجودگی) یا روبرو (سامنے) وہ برائی اس کی طرف منسوب کر دی تو یہ بہتان ہوا، مثلاً پیٹھ پیچھے یا منہ پر کسی کو چور کہہ دیا حالانکہ اس نے کوئی چوری نہیں کی تو اس کو چور کہنا بہتان ہوا۔

بہتان سے بچنے کا درس: بہتان اور اس کے علاوہ بہت سارے گناہ زیادہ تر زبان سے ہی ہوتے ہیں، لہٰذا اسے قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے، قرآن و حدیث میں ذکر کئے گئے بہتان کے ہولناک عذابات کا مطالعہ کیجیے اور اپنے نازک بدن پر غور کیجیے کہ بہتان کے سبب اگر ان میں سے کوئی عذاب ہم پر مسلط کر دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا۔

کسی کے خلاف دل میں غصہ ہو اور اس پر بہتان باندھنے کو دل چاہے تو فوراً اپنے آپ کو یوں ڈرائیے کہ اگر میں غصے میں آ کر بہتان باندھوں گا تو گنہگار اور جہنم کا حق دار قرار پاؤں گا کہ یہ گناہ کے ذریعے غصہ ٹھنڈا کرنا ہوا اور فرمانِ مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے:

جہنم میں ایک دروازہ ہے اس سے وہی داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھیے، بدگمانی اور شک کرنے سے پرہیز کیجیے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اگر کسی انسان نے دوسرے انسان کے متعلق وہ بات کہی جو اس کے اندر نہیں تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔ (مشکوۃ شریف)

احادیث مبارکہ:

پاک دامن عورت پر الزام لگانا سو برس کی عبادت کو ضائع کر دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، 6/279)

کسی بے قصور پر بہتان لگانا یہ آسمانوں سے بھی زیادہ بھاری گناہ ہے۔ (کنز العمال: حدیث:8806)

جو شخص کسی مسلمان کی عزت و آبرو کو منافق کے شر سے بچائے تو اللہ قیامت کے دن ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس کے جسم کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو بدنام کرنے کے لئے اس پر کوئی جھوٹا الزام لگائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر اس وقت تک روکے رکھے گا جب تک کہ وہ بہتان تراشی کے گناہ کی سزا نہ پائے۔ (سنن ابی داود، حدیث:4885)

آیت مبارکہ:

وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام پر جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔ (الاحزاب:58)

معاشرتی نقصانات:

بہتان معاشرے کی سلامتی کو جلد یا بدیر نقصان پہنچاتا ہے سماجی انصاف کو ختم کر دیتا ہے۔ حق کو باطل اور باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے۔ بہتان انسان کو بغیر کسی جرم کے مجرم بنا کر اس کی عزت و آبرو کو خاک میں ملا دیتا ہے اگر معاشرے میں بہتان کا رواج عام ہو جائے اور عوام بہتان کو قبول کر کے اس پر یقین کر لیں تو حق باطل کے لباس میں اور باطل حق کے لباس میں نظر آئے گا۔

وہ معاشرہ جس میں بہتان کا رواج عام ہو جائے گا تو اس میں حسن ظن کو سوء ظن کی نگاہ سے دیکھا جائے گا تو لوگوں کا ایک دوسرے سے اعتماد اٹھ جائے گا، ہر شخص کے اندر یہ جرأت پیدا ہو جائے گی کہ وہ جس کے خلاف جو بھی چاہے گا زبان پر لائے گا اور اس پر بہتان اور الزام لگا دے گا۔

الغرض مسلمان پر بہتان باندھنے یا اس پر بے بنیاد الزامات لگانے پر بڑی وعید آئی ہے، اس لیے اس سے باز آنا چاہیے اور جس پر بہتان لگائی ہے اسے معلوم ہونے کی صورت میں اس سے معافی مانگنی چاہیے تاکہ قیامت کے دن ہمیں شرمندگی محسوس نہ ہو اور گرفت نہ ہو۔

درس: کسی پر بہتان لگانا اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ملائکہ مقربین کی ناراضگی کا باعث ہے۔ بہتان تراشی سے ایک اچھا خاصہ بہترین معاشرہ فساد اور لڑائی میں مبتلا ہو کر رہ جاتا ہے، لوگوں پر بہتان لگانے والا سماج و معاشرے میں ناپسندیدہ اور بے وقعت سمجھا جاتا ہے، بہتان ایک مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے، یہ تو منافقین کا شیوہ و عادت ہے نیز شریعت میں دعویٰ اور حق کو ثابت کرنے کے لیے یہ ضابطہ ہے کہ مدعی کے ذمہ اپنے دعویٰ کو گواہی کے ذریعہ ثابت کرنا بھی ضروری ہے جیسا کہ ہم نے دیکھا اور پڑھا کہ اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور فرشتے بہتان تراشی کو کتنا ہی ناپسندیدہ سمجھتے ہیں ہمارا اس دنیا میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کریں اگر وہی ہم سے ناراض ہوں گے تو ہم کہاں جائیں گے؟ اس لیے ہمیں چاہیے کہ جن کاموں کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ان کاموں پر دل و جان سے ایمان لائیں اور پیروی کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو بہتان جیسی بیماری سے محفوظ فرمائے آمین۔

کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے اور انسانوں کو چاہیے کہ بہتان لگانے سے بچیں اور بہتان لگانے والے کا رد کیا جائے، کیونکہ بہتان سے ہمارے معاشرے میں بہت سے نقصانات پیدا ہوتے ہیں، بہتان لگانے والوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت ہی ناپسند کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ کسی شخص کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس پر جھوٹ باندھنا بہتان کہلاتا ہے اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ برائی نہ ہونے کے باوجود اگر پیٹھ پیچھے یا روبرو وہ برائی اس کی طرف منسوب کر دی تو بہتان ہوا، مثلاً پیچھے یا منہ کے سامنے ریاکار کہہ دیا اور وہ ریاکار نہ ہو یا اگر ہو بھی تو آپ کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو، کیونکہ ریاکاری کا تعلق باطنی امراض سے ہے، لہٰذا اپنی طرف سے کسی کو ریاکار کہنا بہتان ہوا۔

سوال 2: غیبت اور بہتان کی ممانعت پر قرآنی آیات اور مستند احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ چارٹ پر تحریر کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

جواب:

غیبت اور بہتان پر آیات و احادیث

سورۃ الاحزاب میں بہتان کے حوالے سے اللہ نے ارشاد فرمایا "اور جو لوگ مومن عورتوں اور مردوں کو ان کے کسی گناہ یا جرم کے بغیر تکلیف پہنچاتے ہیں تو انہوں نے اپنے سر پر بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔ (احزاب:58)

بہتان پر حدیث مبارکہ:

جو شخص کسی دوسرے کو فسق کا طعنہ دے یا کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو اس کا فسق اور کفر کہنے والے پر لوٹتا ہے۔" (الحدیث)

غیبت کرنے کو کفار کی صفت کہا گیا ہے۔ ولید بن مغیرہ جو کفارِ مکہ کا سردار تھا اس کی بری عادات بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ

ترجمہ: "طعنے دیتا ہے، آوازیں کستا ہے اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔" (القلم:11)

غیبت پر حدیث:

اسی طرح حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب معراج پر تشریف لے گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ لوگ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا! یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کا گوشت

www.ilmkidunya.com

کھاتے ہیں اور ان کی عزت و آبرو داغدار کر کے ان کی غیبت کرتے تھے۔ ایک اور مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا غیبت کرنا ہی برا نہیں اس کا سننا بھی برا ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: طلبہ کو غیبت سے بچنے کی ترغیب دیجیے اور غیبت کی حوصلہ شکنی کیجیے۔

جواب: <u>غیبت سے بچنے کی ترغیب اور حوصلہ شکنی</u>

- غیبت سے لوگوں کی چھپی ہوئی برائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔
- جس کے باعث معاشرے میں برائیاں جنم لیتی ہیں۔
- تعلقات غیبت کی وجہ سے اور خراب ہو جاتے ہیں اور نوبت لڑائی جھگڑے تک آجاتی ہے جو کہ اہل اسلام کے لیے نقصان دہ چیز ہے۔
- غیبت معاشرے کے افراد میں باہمی نفرت اور دشمنی پیدا کرتی ہے۔
- غیبت جہنم کے عذاب کا باعث بنتی ہے جو اذیت ناک جگہ ہے۔
- اگر غیبت معاشرے میں عام ہو گی تو معاشرے کی حالت خراب ہو گی۔
- غیبت کرنے والا انسان اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) غیبت اور بہتان کی وجہ سے دلوں میں پیدا ہوتی ہے:

(A) حرص　(B) لالچ　(C) نفرت　(D) میانہ روی

(ii) غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے:

(A) بہتان　(B) طعنہ　(C) جھوٹ　(D) خیانت

(iii) کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی ہے:

(A) بہتان　(B) طعنہ　(C) جھوٹ　(D) خیانت

(iv) تہمت لگانے والے پر سزا نافذ ہوتی ہے:

(A) 20 کوڑوں کی　(B) 40 کوڑوں کی　(C) 80 کوڑوں کی　(D) 100 کوڑوں کی

(v) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حرام قرار دیا ہے:

(A) بہتان کو　(B) چغلی کو　(C) غیبت کو　(D) طنز کو

(vi) قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال بیان کی گئی ہے:

(A) بہتان کی　(B) چغلی کی　(C) غیبت کی　(D) طنز کی

(vii) غیبت کرنا کن لوگوں کا شیوہ ہے؟

(A) بہادر　(B) بزدل　(C) طاقت ور　(D) امیر

(viii) غیبت سے بچنے کا طریقہ ہے کہ ہم حفاظت کریں:

(A) زبان کی　(B) دل کی　(C) دماغ کی　(D) روح کی

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) غیبت کا کیا معنی ہے؟

(ii) بہتان کا کیا معنی ہے؟

(iii) غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) غیبت اور بہتان کی حرمت پر ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(v) غیبت اور بہتان کے معاشرے پر دو نقصانات تحریر کریں۔

(vi) طعنہ اور طنز سے کیا مراد ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

غیبت اور بہتان کی حرمت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

(5) جادو، فال اور توہم پرستی

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: جادو، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: جادو، فال اور توہم پرستی

معنی و مفہوم:

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنانا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

نفع اور نقصان کا اختیار:

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا بدشگونی ہے۔ بدشگونی اور توہم پرستی قابل مذمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ”اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔“

(سورۃ یونس:107)

اسلام میں حرام:

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں کی چال، فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

استخارہ کی تعلیم:

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

حدیثِ نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جو شخص نجومی کے پاس جائے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔“ (صحیح مسلم:5821)

نیک فال:

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ کسی نیک عمل سے نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے۔“ (صحیح بخاری:5754)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

”اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ“

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے عالوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند أحمد:7045)

جادو کی حرمت:

جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے اور عجوہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

نظر بد سے پناہ:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی:2058)

جادو سے بچنے کا طریقہ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔" (صحیح بخاری:5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔" (صحیح بخاری:5764)

حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم:

نبی کریم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: "میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(جامع ترمذی:2060)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

معاشرتی نقصانات:

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔
- جادو ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
- جاہل عاملوں اور شعبدہ باز لوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں روشن تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

(مختصر سوالات)

سوال 1: توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

جواب:

<u>توہم پرستی</u>

www.ilmkidunya.com

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنالینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما پر دم کیا کرتے تھے؟

جواب: **حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما پر دم**

نبی کریم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے:

أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: "میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(جامع ترمذی: 2060)

سوال3: پُر امید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: **نیک شگون**

نیک فال:

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے۔" (صحیح بخاری: 5754)

سوال4: حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

جواب: **جادو کا علاج**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔" (صحیح بخاری: 5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔" (صحیح بخاری: 5764)

سوال5: حصولِ خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: **حصولِ خیر اور حاجت روائی**

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دُعا کی جائے۔ حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نمازِ حاجت اور دُعاؤں کا اہتمام کریں۔

سوال6: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سی دُعا تعلیم فرمائی ہے؟

جواب: **عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد: 7045)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نظر بد سے کیسے پناہ مانگا کرتے تھے؟

جواب: <u>**نظر بد سے پناہ**</u>

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی: 2058)

سوال 8: جادو توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ کن برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے؟

جواب: <u>**معاشرتی نقصانات**</u>

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھا لیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔

سوال 9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جادو اور توہم پرستی کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: <u>**حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ**</u>

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی او بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہو گی۔" (صحیح مسلم: 5821)

سوال 10: جادو اور توہم پرستی کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: <u>**ارشادِ ربانی**</u>

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔"

(سورۃ یونس: 107)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے:**

(A) بدشگونی (B) جادو (C) فال (D) علم نجوم

2۔ **انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے:**

(A) بداعمالیوں کے سبب سے (B) جادو کی وجہ سے (C) تیز رفتاری کے سبب سے (D) فال کے سبب سے

3۔ **عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:**

(A) صفر (B) محرم (C) ذوالحجہ (D) ذوالقعدہ

4۔ **حدیث مبارک کے مطابق جس شخص کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی:**

(A) قسمت کا حال پوچھنے والا (B) فضول خرچی کرنے والا (C) حوصلہ شکنی کرنے والا (D) مزدور کا حق رکھنے والا

5۔ وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:

(A) عنبر　(B) عجوہ　(C) مبروم　(D) قلمی

6۔ بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خبر کو اپنا لینا کہلاتا ہے؟

(A) بہتان　(B) توہم پرستی　(C) جادو　(D) فال

7۔ توہم پرستی کی ایک صورت ہے:

(A) بہتان　(B) بدشگونی　(C) جادو　(D) فال

8۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننا کی کوشش کرنا بھی کہلاتا ہے:

(A) توہم پرستی　(B) بدشگونی　(C) جادو　(D) فال

9۔ ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات ہے:

(A) اللہ کی　(B) فرشتوں کی　(C) جنات کی　(D) انسانوں کی

10۔ نفع اور نقصان کا اختیار ہے:

(A) جنات کے پاس　(B) اللہ تعالیٰ کے پاس　(C) فرشتوں کے پاس　(D) انسانوں کے پاس

11۔ توہم پرستی میں مبتلا ہیں:

(A) علم دین سے محروم لوگ　(B) علم دنیا سے محروم لوگ　(C) آخرت سے محروم لوگ　(D) دولت سے محروم لوگ

12۔ اسلام میں حرام ہے:

(A) جادو ٹونہ　(B) استخارہ　(C) دُعا　(D) صدقہ

13۔ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تعلیم دی ہے:

(A) جادو ٹونہ　(B) استخارہ　(C) فال　(D) ستاروں کی چال

14۔ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ معاملہ فرماتا ہے:

(A) اعمال کے مطابق　(B) گمان کے مطابق　(C) تقویٰ کے مطابق　(D) ایمان کے مطابق

15۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا البتہ قبضہ کر لیتا ہے:

(A) دل پر　(B) جذبات پر　(C) خیال پر　(D) روح پر

16۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے کون سی سورۃ پڑھنے کی تعلیم دی ہے؟

(A) سورۃ الفلق اور الناس　(B) سورۃ الاخلاص　(C) سورۃ الکوثر　(D) سورۃ الفاتحہ

17۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جنات اور انسانوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

(A) جادو سے　(B) نظر بد سے　(C) بدشگونی سے　(D) توہم پرستی سے

18۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے والد ہیں:

(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(B) حضرت نوح علیہ السلام　(C) حضرت ادریس علیہ السلام　(D) حضرت ابراہیم علیہ السلام

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5	6	7	8	9

www.ilmkidunya.com

A	A	B	B	B	A	A	A	A
18	17	16	15	14	13	12	11	10
D	B	A	C	B	B	A	A	B

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا کہلاتا ہے:

(A) بد شگونی (B) جادو (C) فال (D) علم نجوم

2۔ انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے:

(A) بداعمالیوں کے سبب سے (B) جادو کی وجہ سے (C) تیز رفتاری کے سبب سے (D) [illegible] کے سبب سے

3۔ عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:

(A) صفر (B) محرم (C) ذوالحجہ (D) ذوالقعدہ

4۔ حدیث مبارک کے مطابق جس شخص کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی:

(A) قسمت کا حال پوچھنے والا (B) فضول خرچی کرنے والا (C) حوصلہ شکنی کرنے والا (D) مزدور کا حق رکھنے والا

5۔ وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:

(A) عنبر (B) عجوہ (C) مبروم (D) قلمی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	A	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

جواب:

توہم پرستی

توہم پرستی کا معنیٰ ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بد شگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بد شگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کیا کرتے تھے؟

جواب:

حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم

نبی کریم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے:

أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: ”میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(جامع ترمذی: 2060)

3۔ پُر امید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:

نیک شگون

نیک فال:

اسلامی تعلیمات میں بد شگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بد شگونی لینا درست نہیں ہے البتہ نیک گمان یا نیک فال لینا درست ہے۔

انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”بد شگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے۔“

(صحیح بخاری: 5754)

4۔ حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

جواب:

جادو کا علاج

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
"جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔"
(صحیح بخاری: 5769)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
"تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔"
(صحیح بخاری: 5764)

5۔ حصولِ خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: **حصولِ خیر اور حاجت روائی**

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دُعا کی جائے۔ حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نمازِ حاجت اور دُعاؤں کا اہتمام کریں۔

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ جادو، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والے نقصانات پر مذاکرہ کریں۔

جواب: **ستاروں کی حقیقت اور توہم پرستی کے نقصانات**

اساتذہ کرام کمرا جماعت میں ستاروں کی حقیقت اور توہم پرستی کے متعلق مذاکراہ کروائیں اور طلباء کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2: خاندانی اور معاشرتی تعلقات میں ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والی غلط فہمیوں کی فہرست بنائیں۔

جواب: اس حوالے سے اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں طلبہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں آگاہ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: طلبہ کو استخارہ اور نماز حاجت کا مسنون طریقہ بتائیں۔

جواب: **استخارہ کا مسنون طریقہ**

نیز احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کی حاجت ہو وہ خود استخارہ کرے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو استخارہ کا طریقہ اس اہتمام سے تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کریم کی سورت یا آیت۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اپنے امور میں مشورہ تو لیتے تھے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے "استخارہ" نہیں کراتے تھے، حالانکہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے مقدس برگزیدہ کوئی فرد بشر نہیں ہو سکتا، نیز اس وقت وحی بھی نازل ہوتی تھی جس کی روشنی میں خیر و شر یقینی طور پر معلوم ہو سکتا تھا، لیکن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واسطے آنے والی پوری امت کی تربیت اس نہج پر فرمائی کہ ہر فردِ امت اللہ تعالیٰ سے خود تعلق قائم کرے، اور مہربان رب سے ہر شخص اپنی حاجت مانگنے کے ساتھ خود ہی خیر کا خواست گار ہو۔

بہر حال ذیل میں آپ کی سہولت کے لیے استخارہ کا طریقہ درج کیا جاتا ہے، اس کے مطابق آپ خود اپنی حاجت کے لیے استخارہ کر سکتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت بشرطیکہ وہ نفل کی ادائیگی کا مکروہ وقت نہ ہو دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں، نیت یہ ہو کہ میرے سامنے یہ معاملہ یا مسئلہ ہے، اس میں جو راستہ میرے حق میں بہتر ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ فرمادیں۔ سلام پھیر کر نماز کے بعد استخارہ کی مسنون دعا مانگیں جو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے، استخارہ کی مسنون دعا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَ أَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ أَمْرِیْ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ، فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ أَمْرِیْ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ، فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔"

دعا کرتے وقت جب "ھذا الامر" پر پہنچے تو اگر عربی جانتا ہے تو اس جگہ اپنی حاجت کا تذکرہ کرے یعنی "ھذا الامر" کی جگہ اپنے کام کا نام لے، مثلاً: "ھذا السفر" یا "ھذا النکاح" یا "ھذہ التجارۃ" یا "ھذا البیع" کہے، اور اگر عربی نہیں جانتا تو "ھذا الامر" کہہ کر دل میں اپنے اس کام کے بارے میں سوچے جس کے لیے استخارہ کر رہا ہے۔

استخارے کے بعد جس طرف دل مائل ہو وہ کام کرے۔ اگر ایک دفعہ میں قلبی اطمینان حاصل نہ ہو تو سات دن تک یہی عمل دہرائے، ان شاءاللہ خیر ہو گی۔ استخارہ کے لیے کوئی وقت خاص نہیں، البتہ بہتر یہ ہے کہ رات میں سونے سے پہلے جب یکسوئی کا ماحول ہو تو استخارہ کر کے سوجائے، لیکن خواب آنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات قلبی رجحان اور اطمینان ہے۔

سوال 2: **حفاظت کے لیے صبح و شام کی دعائیں یاد کرنے کی ترغیب دیں۔**

جواب:

حفاظت کے لیے دعائیں

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ

ترجمہ: یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری جارہی ہے، جو بڑا صاحب اقتدار، بڑے علم کا مالک ہے، جو گناہ کو معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑی طاقت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَۚ وَ لَا یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَاۚ وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے، جس کو نہ کبھی اونگھ لگتی ہے، نہ نیند۔ آسمانوں میں جو کچھ ہے (وہ بھی) اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ بھی) سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہ سارے بندوں کے تمام آگے پیچھے کے حالات کو خوب جانتا ہے، اور وہ لوگ اس کے علم کی کوئی بات اپنے علم کے دائرے میں نہیں لاسکتے، سوائے اس بات کے جسے وہ خود چاہے، اس کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے، اور ان دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا، اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔

(جامع الترمذي، باب ماجاء في فضل سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث:2879)

فضیلت:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو صبح کے وقت درج بالا آیتیں اور آیۃ الکرسی پڑھے گا، اس کی شام تک، اور جو شام کو پڑھے گا، اس کی صبح تک حفاظت کر دی جائے گی۔

سنن الترمذي: (باب ماجاء في فضل سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث: 2879، ط: دار الحديث)

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(8×1=8)**

(i) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے:

(A) بدشگونی　(B) جادو　(C) فال　(D) علم نجوم

(ii) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے:

(A) بداعمالیوں کے سبب سے　(B) جادو کی وجہ سے　(C) تیز رفتاری کے سبب سے　(D) فال کے سبب سے

(iii) عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:

(A) صفر　(B) محرم　(C) ذوالحجہ　(D) ذوالقعدہ

(iv) حدیث مبارک کے مطابق جس شخص کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی:

(A) قسمت کا حال پوچھنے والا　(B) فضول خرچی کرنے والا　(C) حوصلہ شکنی کرنے والا　(D) مزدور کا حق رکھنے والا

(v) وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:

(A) عنبر　(B) عجوہ　(C) مبروم　(D) قلمی

(vi) بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا کہلاتا ہے؟

(A) بہتان　(B) توہم پرستی　(C) جادو　(D) فال

(vii) توہم پرستی کی ایک صورت ہے:

(A) بہتان　(B) بدشگونی　(C) جادو　(D) فال

(viii) فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننا کی کوشش کرنا بھی کہلاتا ہے:

(A) توہم پرستی　(B) بدشگونی　(C) جادو　(D) فال

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(6×2=12)**

(i) توہم پرستی سے کیا مراد ہے؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم فرمایا کرتے تھے؟

(iii) پُر امید رہنے اور نیک شگون کی کیا اہمیت ہے؟

(iv) حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

(v) حصولِ خیر اور حاجت روائی کے لیے ہمیں کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے؟

(vi) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سی دُعا تعلیم فرمائی ہے؟

www.ilmkidunya.com

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

جادو، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com